سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

منگل، 26۔ جنوری 2021

(یوم الثلاثہ، 12۔ جمادی الثانی 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28 : شمارہ 2

39

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،26۔ جنوری 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

حصہ اوّل

The Punjab University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: to move that leave be granted to introduce the University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

MIAN SHAFI MUHAMMAD: to introduce the University of Faisalabad (Amendment) Bill 2021.

40

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1۔ ملک غلام قاسم ہنجرا: اس ایوان کی رائے ہے کہ ٹاؤن چوک سرور شہید کوٹ ادو تحصیل سے رنگ پور ٹاؤن تک سڑک کو مرمت کیا جائے۔

2۔ محترمہ خدیجہ عمر: گوگل پر اسلام کے خلیفہ کو سرچ کرنے پر خلفائے راشدین کی بجائے ویکیپیڈیا پر قادیانی مرزا مسرور کا نام آتا ہے جو سراسر گمراہ کن اور ناقابل برداشت ہے۔لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گوگل اور ویکیپیڈیا کی انتظامیہ سے رابطہ کرکے اس طرح کے پراپیگنڈہ پر فی الفور قابو پایا جائے

3۔ جناب ناصر محمود: اس ایوان کی رائے ہے کہ للہ شریف، ضلع جہلم تحصیل پنڈدادنخان کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جائے تاکہ عوامی مسائل مقامی سطح پر حل ہوسکیں۔

4۔ محترمہ عظمٰی کاردار: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام جامعات، سکولوں، ٹیکنیکل کالجوں، سپیشل ایجوکیشن کے اداروں و دیگر تمام غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا فی الفور اہتمام کیا جائے۔

5۔ محترمہ مہوش سلطانہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع چکوال کو Tourist destination declare کیا جائے اور اس میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ یہاں کے تاریخی اور سیاحتی مقامات کٹاس راج، گدھالہ باغات، ملوٹ فورٹ، جیل ابدال، نندنہ فورٹ، کلر کہار جھیل، تھنڈوعہ لیک اور دیگر جھیلوں کو develop کیا جائے تاکہ سیاحت کو فروغ دیا جاسکے اور revenue generate اور مقامی لوگوں کو روزگار بھی مل سکے۔

41

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

منگل، 26۔ جنوری 2021

(یوم الثلاثۃ، 12۔ جمادی الثانی 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 52 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُۨ ﴿۱﴾
الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیْ
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾
وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ
وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ﴿۵﴾ وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۶﴾

سُوْرَةُ الْمُلک آیات 1 تا 6

بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے (1) جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے (2) جس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) (اللہ) رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ضابطگی نہ دیکھے گا، دوبارہ (نظریں ڈال کر) دیکھ لے کیا کوئی شگاف بھی نظر آرہا ہے۔ (3) پھر دوہرا کر دو دو بار دیکھ لے تیری نگاہ تیری طرف ذلیل (و عاجز) ہو کر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی۔ (4) بیشک ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنادیا اور شیطانوں کے لئے ہم نے (دوزخ کا جلانے والا) عذاب تیار کر دیا۔ (5) اور اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے (6)

وما علینا الا البلاغ ۝

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کرم آج بالائے بام آ گیا ہے
زبان پر محمد ﷺ کا نام آ گیا ہے
مزہ جب ہے سرکار ﷺ محشر میں کہہ دیں
وہ دیکھو ہمارا غلام آ گیا ہے
مجھے مل گئی دونوں عالم کی شاہی
میرا ان کے منگتوں میں نام آ گیا ہے
میرے پاس کچھ بھی نہ تھا روز محشر
نبی کا وسیلہ ہی کام آ گیا ہے

(اذان عصر)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! ہم عوامی forums پر اور اس اسمبلی کے اندر ایک دوسرے پر الزامات لگاتے ہیں، بہتان تراشی بھی ہوتی ہے اور خاص طور پر جو حکومت جاتی ہے اس کے projects پر آنے والی حکومت بہت زیادہ تنقید کرتی ہے۔ میں آپ کی اجازت سے آج اسی حوالے سے ایوان کے اندر ایک اہم بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان میں چائنا کی طرف سے جو Consul General of the People's Republic of China لاہور میں تعینات تھے ان کا نام "Long Dingbin" ہے۔ ان کی تعیناتی کی مدت ختم ہو گئی تھی اور وہ واپس چلے گئے ہیں۔ انہوں نے 25 جنوری کو ایک خط میاں محمد شہباز شریف صاحب کو لکھا ہے۔ میں اس خط کے دو حصے آپ کی اجازت سے پڑھنا چاہتا ہوں تاکہ پتا چلے کہ اس ملک کے اندر کس طرح سے witch-hunting ہو رہی ہے۔ انہوں نے میاں محمد شہباز شریف صاحب کو لکھا ہے کہ:

H.E. Mr. Muhammad Shehbaz Sharif

Leader of the opposition

National Assembly of Pakistan

Your Excellency,

I am going to conclude my post as Consul-General of the People's Republic of China to Lahore and go back to China on January 25th, 2021. Your Excellency is an old friend of China and Chinese people. I was deeply impressed by your devotion to the construction of CPEC on the position of the then Chief Minister of Punjab. You made the CPEC projects in Punjab realized, which

not only created impressive "Punjab Speed" but embodied the profound bilateral friendship...

وزیر جیل خانہ جات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب چیئرمین! یہ کیا ہو رہا ہے اور رانا مشہود احمد خان صاحب کیا پڑھ رہے ہیں؟ یہ تو وقفہ سوالات ہے۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: رانا صاحب! تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال نمبر 1706 کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! یہ سوال 20۔ فروری 2019 کو دیا گیا تھا اور اب 2021 آ گیا ہے۔ یہ دو سال میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکے تو پھر مجھے بتائیں کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ والے کیا کام کر رہے ہیں؟ موجودہ حکمران کہتے ہیں کہ ہم بہت زیادہ کام کر رہے ہیں جبکہ پچھلی حکومتیں کچھ نہیں کرتی تھیں۔ موجودہ حکومت یہ کیسا کام کر رہی ہے کہ دو سال ہو چکے ہیں لیکن اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا؟ اس موجودہ حکومت کا صرف اپوزیشن سے انتقام لینے پر focus ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سوال کا جواب دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب نہیں آیا تو پھر ہم ضمنی سوال کیا کریں؟ اس سوال کے جز "د" میں ایک اہم سوال پوچھا گیا ہے کہ کیا تمام اضلاع میں درجہ چہارم میں بھرتی ہونے والے ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے؟ یہ درجہ چہارم کے ملازمین ہیں اور مجھے کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان کی زندگی کس طرح سے گزر رہی ہے۔ ان کو ریگولر کرنا بہت ضروری ہے۔ اگر اس

ہاؤس کے اندر جواب آتا تو ہمیں پتا چلتا کہ صوبہ پنجاب میں درجہ چہارم کے ملازمین اس وقت اپنی ملازمت کن حالات کے اندر کر رہے ہیں، اگر وہ ورک چارج ملازم ہیں تو ان کے کیا حالات ہیں اور اگر ان کو ریگولر کر دیا گیا ہے تو پھر ان کے کیا حالات ہیں؟ اس کا جواب ہی نہیں آیا حالانکہ یہ سوال 2019 میں پوچھا گیا تھا اور اب 2021 آ گیا ہے۔ میری Chair سے گزارش ہے کہ اس سوال کو محکمہ لوکل گورنمنٹ کی مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اتنی نااہلی کیوں ہے؟ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے وزیر کون ہیں مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس سوال کا جواب تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیں گے لیکن ملازمین کو ریگولر کرنے کے حوالے سے سمیع اللہ خان صاحب نے جو بات point out کی ہے میں اس سلسلے میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ان کا concern بالکل بجا ہے۔ نہ صرف محکمہ لوکل گورنمنٹ بلکہ پنجاب کے تمام محکمہ جات میں ایسے ہزاروں ملازمین ہیں کہ جن کو پچھلی حکومت میں contract پر بھرتی کیا گیا تھا اور وہ ایک طویل عرصہ سے contract پر ہی چلے آ رہے ہیں۔ یہاں ہمارے صوبہ میں ہزاروں ملازمین ایسے ہیں کہ جن کی سروس دس دس سال ہو چکی ہے۔ ان کی بھرتی ایک specific project کے against کی گئی تھی اور ان کو contract پر رکھا گیا تھا لیکن وہ project ختم ہو گیا اور بعد میں ان ملازمین کو regularize نہیں کیا گیا۔ ابھی موجودہ حکومت نے آ کر اس پر باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی ہے جس کو میں Chair کر رہا ہوں تو ہم نے ملازمین کو regular کرنے کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ کل کی cabinet meeting میں بھی محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ملازمین کی regularization کی بات تھی اسی طرح تمام محکمہ جات میں یہ exercise شروع کی جا چکی ہے کہ جو ملازمین contract پر بھرتی کئے گئے تھے اُن کو regular کیا جائے تو میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ گورنمنٹ ان ملازمین کی تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا حل ضرور نکالے گی۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا اور یہ ایک سال پرانا سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان):
جناب چیئرمین! میں نے اس میں displeasure notice دے دیا ہے۔ اس کے جز (الف) میں تھوڑی سی complication تھی اور ہم یہ چاہتے تھے کہ correct answer آئے۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ 14-2013 میں صوبہ بھر میں محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ میں درجہ چہارم کے کتنے ملازمین کو بھرتی کیا گیا؟ اس میں یہ تھا کہ تین قسم کی بھرتی ہوتی ہے: ایک ریگولر، دوسری کنٹریکٹ اور تیسری daily wages پر بھرتی ہوتی ہے۔ ہمارے پاس پورا جواب آگیا ہے صرف ایک جُز کا جواب رہ گیا ہے ہم اس کو pending کر دیتے ہیں اور next اس کا جواب دے دیں گے۔ لوکل گورنمنٹ بہت بڑا محکمہ ہے اور انہوں نے پورے پنجاب کی information مانگی ہے تو ہم ان کو اگلے اجلاس تک provide کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، سوال نمبر 1706 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1847۔ جناب صہیب احمد ملک کا ہے اُن کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2192۔ چودھری اختر علی کا ہے اُن کی بھی pending کرنے کی request آئی ہے۔ لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔ معزز ممبر کی رُکنیت معطل ہوئی ہے اُن کا سوال نمبر 1324 pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1349۔ محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1412۔ جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1413 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ، لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2437 ہے۔ ہاؤس کے اندر یہ طے ہوا تھا کہ جس محکمے کا Question Hour ہوگا اُس محکمے کا سیکرٹری ہاؤس میں موجود ہوگا لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ چیز بار بار point out کی جاتی ہے لیکن پھر بھی اس پر عمل نہیں ہوتا۔ یہاں پر لوکل گورنمنٹ کے معزز وزیر بھی موجود نہیں ہیں اور سیکرٹری بھی موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ! آپ کے سیکرٹری موجود نہیں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب احمد خان):
جناب چیئرمین! سیکرٹری صاحب اسلام آباد گئے ہوئے ہیں اور ایڈیشنل سیکرٹری کا فون آیا ہے وہ آ رہے ہیں اور ڈپٹی سیکرٹری ہاؤس میں موجود ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلے ruling آ چکی ہے کہ متعلقہ سیکرٹری کو ہاؤس میں موجود ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! معزز ممبران نے بالکل درست point out کیا ہے۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اسلام آباد وفاقی حکومت کی ایک میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں لیکن سپیشل یا ایڈیشنل سیکرٹری کو یہاں پر ہونا چاہئے تھا۔ ایڈیشنل سیکرٹری راستے میں ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج ہی اُن کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ اس ہاؤس کی عزت کیا ہے کہ بیوروکریسی اس کو سنجیدہ ہی نہیں لیتی۔ وقفہ سوالات کو pending کیا جائے یا پھر اس اجلاس کو ختم کیا جائے۔ سیکرٹری جب آئیں گے تب اس پر بات ہو گی۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون و پارلیمانی امور نے commit کر لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں نے پہلے کہا ہے کہ تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ مجھے صرف یہ دیکھنا ہے کہ اگر سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نہیں ہیں تو انہوں نے Question Hour کے لئے کسی کو depute کیا ہو گا جس کو بھی depute کیا گیا ہے اگر وہ یہاں پر نہیں آیا تو اُس نے غلط کام کیا ہے اور میں اس معزز ایوان میں یہ commit کر رہا ہوں کہ .He will be immediately suspended

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جب تک سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری ہاؤس میں موجود نہیں ہو گا تب تک میں اپنا question put نہیں کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سوال کا جواب سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹری یا کسی بھی سرکاری افسر نے نہیں دینا، جواب تو پارلیمانی سیکرٹری نے دینا ہے وہ جواب دیں گے اور میں بھی یہاں پر حاضر ہوں اگر کسی چیز کی وضاحت کی ضرورت ہوئی تو میں بھی کروں گا۔ معزز ممبران نے جو یہ point raise کیا ہے کہ متعلقہ افسر جو depute کیا گیا تھا وہ یہاں پر نہیں ہے تو میں نے یہ کہا ہے کہ He will be suspended.

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! وزیر قانون و پارلیمانی امور نے اس پر action لینے کی بات کی لیکن دوسرے جواز کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ جواب پارلیمانی سیکرٹری نے ہی دینا ہے تو پھر کبھی بھی سیکرٹری متعلقہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سیکرٹری متعلقہ کا یہاں پر موجود ہونا ضروری ہے کیونکہ اس ہاؤس کا ایک تقدس ہے اور جب کسی محکمے کے questions ہوں اور یہ ہمارے Rules of Business میں ہے اور روایت بھی ہے کہ سیکرٹری متعلقہ گیلری میں موجود ہوتا ہے۔ جناب سپیکر کی ruling بھی موجود ہے کہ اگر سیکرٹری متعلقہ موجود نہ ہو تو وہ Question Hour نہیں چل سکتا تو مجھے حیرت ہے کہ جناب وزیر قانون ایسی بات کیوں کر رہے ہیں؟ آج لوکل گورنمنٹ کا Question Hour آیا ہے۔ پہلے دو سال پرانے سوال کا جواب نہیں آیا اور اب اُس محکمے کا سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری موجود نہیں ہے۔ جس وزیر کے پاس اس محکمے کا چارج ہے یہ اُس وزیر کی بھی ناکامی ہے کہ دو دو سال تک سوالوں کے جواب نہیں آتے اور سیکرٹری بھی نہیں آیا۔

جناب چیئرمین! آپ اس chair پر بیٹھے ہیں اور اس حوالے سے سپیکر صاحب کی طرف سے یہ ruling آچکی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور نے یہ commit کیا ہے کہ وہ اس matter کو دیکھیں گے اور ذمہ دار افسر کو suspend کریں گے۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ جناب محمد طاہر پرویز! کیا آپ نے سوال کرنا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ پہلے ہاؤس کی Ruling واپس لے لیں۔

رانا محمد اقبال خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! محکمہ لوکل گورنمنٹ کا سیکرٹری نہیں ہے اور ایڈیشنل سیکرٹری بھی نہیں ہے۔ انہوں نے ساری باتوں کو note کرنا ہوتا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دینا ہوتا ہے۔ اگر سیکرٹری خود موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو pending بھی کر دیا جائے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! ایڈیشنل سیکرٹری تشریف لے آئے ہیں لیکن جناب محمد طاہر پرویز کا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2451 محترمہ حناء پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2563 بھی جناب محمد طاہر پرویز آپ کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جب تک سیکرٹری نہیں آئیں گے میں سوال نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: جناب محمد طاہر پرویز کا یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ ویسے ایڈیشنل سیکرٹری تشریف لے آئے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 2605 ملک محمد احمد خان کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان کا سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2767 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2801 بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2877 چودھری اختر علی کا ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3083 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات بس سٹینڈ کی یومیہ آمدن وانتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*3083: **جناب محمد عبداللہ وڑائچ**: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جنرل بس سٹینڈ گجرات شہر کی اوسطاً یومیہ آمدنی کتنی ہے اس کے اکاؤنٹ میں کتنی رقم ہے اوراس اکاؤنٹ کو چلانے کی ذمہ داری کس کی ہے؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ گجرات شہر کے جنرل بس سٹینڈ کی مرمت ضروری ہے اور اس کے اندر موجود انتظامات کو بہتر بنانے کی بھی ضرورت ہے؟

(ج) کیا گجرات بس سٹینڈ پر پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا انتظام ہے۔اس بابت حکومت کیا اقدامات اُٹھارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جنرل بس سٹینڈ، میونسپل کارپوریشن گجرات کی مدات آمدن اڈا فیس اور دکانات کاماہانہ کرایہ پر ہیں، پچھلے تین سال کی آمدن درج ذیل ہے:

سال	آمدن اڈا فیس	آمدن کرایہ دکانات (روپے)	کل(روپے)
2017-18	30,301,502	18,678,099	48,979,601
2018-19	31,101,460	21,393,665	52,795,125
2019-20	27,739,750	16,935,422	44,675,172
کل آمدن تین سالہ			146,749, 898
آمدن فی سال		48,716,633	
اوسط آمدن ماہانہ		4,059,719	
اوسط آمدن یومیہ		135,324	

بمطابق سیکشن 122 پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019، لوکل فنڈ قائم کیا گیا ہے مذکورہ ایکٹ 2019، کے سیکشن 123 کے تحت میونسپل کارپوریشن گجرات کی تمام تر آمدنی، جو ٹیکسوں، فیسوں، ریٹس، کرایہ جات یادیگر کسی بھی محصول کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے لوکل فنڈ میں جمع کروائی جاتی ہے لہذا جنرل بس سٹینڈ سے حاصل ہونے والی آمدنی کے لئے علیحدہ سے اکاؤنٹ کھلوانے کی قانونی گنجائش نہیں۔البتہ میونسپل کارپوریشن گجرات ہر ایک ٹیکس فیس وغیرہ کی وصولی کے لئے علیحدہ علیحدہ

حساب رکھتی ہے جس سے ہر ٹیکس، فیس کی سالانہ، ماہانہ کلاسیفکیشن(Classification)درست طور پر کی جاسکتی ہے حسب ضابطہ اڈا فیس کی آمدنی کا علیحدہ سے بھی حساب رکھا جاتا ہے، پنجاب لوکل گورنمنٹ اکاؤنٹس رولز2017 کے رول نمبر3 کے تحت لوکل فنڈ اکاؤنٹ کو operate کرنے کی ذمہ داری چیف آفیسر (فنانس) اور ریزیڈنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر آڈٹ و اکاؤنٹس (بحیثیت اکاؤنٹس آفیسر) کی ہے۔

(ب) جنرل بس سٹینڈ گجرات "C" کلاس بس سٹینڈ ہے اور میونسپل کارپوریشن گجرات نے "C" کلاس بس سٹینڈ کی مطابقت سے انتظامات کر رکھے ہیں جہاں تک سٹینڈ کی ضروری مرمت کا سوال ہے امسال میونسپل کارپوریشن برائے ضروری تعمیر و مرمت کا ایک پراجیکٹ زیر کارروائی لا رہی ہے، انتظامات کی مزید بہتری کے لئے بھی اقدامات عمل میں لائے جائیں گے۔

(ج) جی ہاں! جنرل بس سٹینڈ گجرات پر پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ایک عدد فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ٹھنڈے و گرم پانی کی فراہمی کے لئے الگ سے انتظامات بھی کئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں اور میں پارلیمانی سیکرٹری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر3084 جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوالہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر3219 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ شہر کے لاری اڈا کی ناگفتہ بہ حالت سے متعلقہ تفصیلات

*3219: **جناب محمد معاویہ** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر کا لاری اڈا انتہائی خستہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاری اڈے سے ملحقہ پٹرول پمپ کو بطور بس سٹینڈ استعمال کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت جھنگ شہر کے لاری اڈا کی حالت کب تک بہتر کرنے نیز پٹرول پمپ مالکان اور ٹرانسپورٹ کمپنی کے خلاف کارروائی کرے گی تو کب تک، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ کہ جھنگ کا لاری اڈا 1975 میں قائم ہوا تھا۔ لاری اڈا کافی عرصہ غیر فعال رہنے کے بعد گزشتہ سال ضلعی انتظامیہ کی مدد سے فعال ہوا۔ مزید یہ کہ لاری اڈا کو فعال بنانے کے لئے میونسپل کارپوریشن جھنگ نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے۔

(i) مسافر خانے کی حالت بہتر بنائی گئی اور تزئین و آرائش کا کام ہوا۔

(ii) مسافروں کے لئے نئی لیٹرین بنائی گئیں۔

(iii) پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔

(iv) نئی لائٹس و کیمرہ جات نصب کئے گئے۔

(ب) لاری اڈا سے ملحقہ پٹرول پمپ تقریباً 300 میٹر دور سرگودھا روڈ پر واقع ہے اور معاملہ سیکرٹری (آر۔ٹی۔اے) جھنگ سے متعلقہ ہے۔ مزید یہ کہ پٹرول پمپ مالکان کے خلاف کارروائی کے لئے سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جھنگ کو بذریعہ چٹھی نمبری 113 مورخہ 25.01.2020 کو تحریر کر دیا گیا ہے۔

(ج) پارکنگ فیس مورخہ 20.01.2020 سے لاگو ہو چکی ہے۔ پارکنگ فیس کی آمدن میں اضافہ ہو گیا ہے جس سے لاری اڈا کی حالت بہتر کی جائے گی۔ مزید یہ کہ پٹرول پمپ

مالکان کے خلاف کارروائی کے لئے سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جھنگ کو بذریعہ چٹھی نمبری 114 مورخہ 25.01.2020 کو تحریر کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ جھنگ شہر کا لاری اڈا انتہائی خستہ ہے؟ میں نے دوسرے (جز) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اس سے ملحقہ پٹرول پمپ کو بطور بس سٹینڈ استعمال کیا جا رہا ہے؟ میں نے یہ سوال اس لئے پوچھے تھے کہ جھنگ کا لاری اڈا میونسپل کمیٹی جو اب میونسپل کارپوریشن ہے اس کی ملکیت ہے۔ ہمارا ریونیو وہاں سے اکٹھا نہ ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جن کا وہ پٹرول پمپ ہے جو بالکل ساتھ بنا ہوا ہے وہ ٹرانسپورٹر ہیں اور بااثر ہیں۔ وہاں گاڑیوں کی بڑی تعداد لاری اڈے کے اندر نہیں جاتی اور ہمیں ریونیو نہیں ملتا۔ سرکاری لاری اڈا بمشکل 50 میٹر کی دوری پر بنا ہوا ہے۔ وہ اپنے پرائیویٹ پٹرول پمپ پر گاڑیاں لے جاتے ہیں جس کا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ ہمارا لاری اڈا اپنا ریونیو اکٹھا نہیں کر سکتا اور اس کی حالت خراب ہے۔

جناب چیئرمین! جو جوابات دیئے گئے ہیں اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ وہاں پر مسافروں کے لئے لیٹرینیں بنا دی گئی ہیں۔ اس میں بات یہ ہے کہ یہ لیٹرینیں ایک NGO نے بنائی ہیں اس میں میونسپل کارپوریشن کا کوئی بجٹ استعمال نہیں ہوا۔ انہوں نے جہاں تک لائٹس اور کیمروں کی بات کی ہے تو میں نے ابھی اجلاس میں آنے سے پہلے دوبارہ confirm کیا ہے کہ وہاں پر لائٹس اور کیمرہ نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ اسی طریقے سے انہوں نے وہاں پر کچھ نہ کچھ بہتری لانے کی بات کی ہے تو میرے پاس ابھی اجلاس میں آنے سے پہلے کی تصاویر موجود ہیں اگر آپ کہیں تو میں آپ کے ساتھ یہ تصاویر share کر سکتا ہوں وہاں پر بارش کے دنوں کے علاوہ بھی چلنا محال ہے۔ میری آپ سے مؤدبانہ درخواست ہو گی کیونکہ ممکن ہے کہ یہاں پر ہمارے پارلیمانی سیکرٹری دو چار باتوں میں ہمیں مطمئن کر دیں اور میں بھی respect کی وجہ سے بیٹھ جاؤں لیکن ہمارا یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ اس کی بہتری کے لئے اگر کوئی کمیٹی بنا دیں۔ اسے وہاں بھیج دیں جو اس کا ریونیو بڑھانے کے لئے visit کرے اور لکھی گئی چیزوں کو مکمل طور پر یقینی بنانے کے لئے

بھی کچھ کرے تو میرے خیال میں فائدہ ہو سکتا ہے۔ لوگوں کا وہاں پر عام دنوں میں بھی جانا، بیٹھنا اور ٹھہرنا ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جس طرح معاویہ صاحب نے فرمایا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے لیکن چونکہ لاری اڈے میں کافی complications جاری رہتی ہیں۔ میری بھی تجویز ہے کہ ہم ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ جھنگ کا لاری اڈا کیٹیگری (سی) کا ہے۔ اس پر جو by laws apply کریں گے اس کے مطابق ہی دیکھیں گے کہ وہاں کیا ہو سکتا ہے۔ ہم کوشش کریں گے کہ آپ اپنے letter pad پر لکھ کر ہمیں یہ دے دیں تو ہم اس کو ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی سے بھی کروا دیں گے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی بہتری کے لئے کوشش کریں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پٹرول پمپ کی بات کی ہے تو یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر ایک پٹرول پمپ ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ ٹرانسپورٹرز اپنی گاڑیاں وہاں پر کھڑی کرتے ہیں اس سے ریونیو کا نقصان ہوتا ہے۔ ہم نے لکھ دیا ہے اب سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس پر پوری کارروائی کرے گا۔ اس کے لئے ہمیں یہ پوری تفصیل لکھ کر دے دیں تو ہم اس کا تخمینہ اور PC-I بنا دیں گے۔ اس کو انشاء اللہ لوکل گورنمنٹ handle کرے گی۔

جناب چیئرمین: جناب محمد معاویہ صاحب! آپ اجلاس کے بعد پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو written statement دے دیں انشاء اللہ یہ look after کریں گے۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہی اس معاملہ کو lead کریں اور لوکل گورنمنٹ کے دوستوں کا ایک وفد وہاں پر آجائے تو شاید اس سے زیادہ بہتری لانے میں کامیابی ہو سکے۔ اس کی وجہ ہے کہ ہمیں وہاں RTA کا بھی سامنا ہے کہ شہر کے اندر جو منتشر اڈے بنے ہوئے ہیں ان کو کس طرح سے ہم نے بس سٹینڈ کے اندر لے کر آنا ہے۔ لوکل گورنمنٹ کا اپنا ریونیو ہے یا نہیں ہے اس صورتحال کو بھی دیکھنا ہے۔ اگر ہاؤس سے ایک کمیٹی بن جائے گی تو سیکرٹری RTA اور میونسپل کارپوریشن کے ساتھ مل کر ہم بہتر طور پر اس

مسئلے کو حل کر سکیں گے۔ یہ وہاں چلے جائیں یا وہاں کے متعلقہ لوگوں کو یہاں بلا کر ہمیں وقت دے دیں اور ایک کمیٹی بن جائے تو اس مسئلے کا حل نکل آئے گا۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ان کی تجویز آگئی ہے۔ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر فیصلہ کر لیں گے۔ اس میں بہتر تو یہ ہے کہ یہ خود شہر کے ایم۔پی۔اے ہیں۔ ہم ایک کمیٹی بنا دیں گے، ان کو اس میں شامل کریں گے، وہاں کے ڈپٹی کمشنر اور سی۔ای۔او بھی ہوں گے۔ یہ مقامی ہیں اور مقامی لوگ بہتر طریقے سے اپنے مسائل کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ ہم کمیٹی بنا دیں گے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کمیٹی notify کروا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم ضرور کمیٹی notify کروا دیں گے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری نے کمیٹی notify کروانے کی یقین دہانی کرا دی ہے۔

جناب محمد معاویہ: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 3337 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3338 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3357 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3368 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال نمبر 3407 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سوال نمبر 3445 ہے۔ میں نے قابل احترام منسٹر لوکل گورنمنٹ سے رحیم یار خان میں نئے بس اڈوں کی تعمیر بجٹ اور فنڈز مختص کرنے کے حوالے سے سوال پوچھا تھا لیکن unfortunately ڈیڑھ سال گزرنے کے بعد بھی مجھے جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین! آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ ایک ایسا ادارہ ہے جو پنجاب میں far-reaching ادارہ ہے۔ انہوں نے لوکل گورنمنٹ جیسے established ادارے کو under Local Government Act 2019 غیر فعال کر دیا ہے۔ لوکل گورنمنٹ کی یونین کونسلوں، میونسپل کمیٹیوں، ٹاؤنز اور میٹروپولیٹن کارپوریشنوں کے بھی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہمیں ایک بڑے major issue کا بھی سامنا ہے کہ پاکستان آج کی تاریخ تک Pakistan is one of the few countries which are embarrassed on an international level but we are not being able to get rid of polio.

جناب چیئرمین! ہماری لوکل گورنمنٹ غیر فعال ہو چکی ہے۔ ہماری public health پر توجہ نہ ہے اور ہمارا نظام بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں request کروں گا کہ آپ under Rule 54(3) متعلقہ منسٹر کو Ruling دیں کہ .they should take the proceedings of the House seriously اس کے علاوہ آپ ان کے لئے timeline طے کریں جس کے تحت they should be obligated and committed to answer each and every honorable member present in the House whether from opposition or treasury.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس میں timeline دینی چاہئے کیونکہ یہ ہمارا احساس ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس حوالے سے ابھی میری انچارج منسٹر صاحب سے بھی بات ہو رہی تھی۔ یہ precedent ہے کہ answers کافی لیٹ ہو جاتے ہیں لیکن میں اپنے معزز ممبر سے agree کرتا ہوں کہ اس میں timeline ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: آج کافی سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں کہ اتفاق سے جن سوالات کے جوابات پر ہم نے تیاری کی ہے اُن کے متعلقہ ممبران تشریف نہیں لائے اور جو ممبران تشریف لائے ہیں اُن کے جوابات موصول نہیں ہوئے۔ میں اس پر agree کرتا ہوں کہ اس میں timeline ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے "Rule 54-Delay as to answers" mention کیا ہے جس کو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

54. Delay as to answers.– (3) The Speaker may direct that the Minister concerned shall enquire into the matter and report the result of the inquiry, including the action taken, if any, to the House on the next day allotted for that Department.

اس Ruling پر آپ غور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں لیکن آپ timeline پر بے شک Ruling دے دیں کہ اس عرصے میں یہ جواب آنا چاہئے جس پر ہم انشاء اللہ ڈیپارٹمنٹ کو لکھ دیں گے اور جزا، سزا مقرر ہو جائے گی۔ اس میں بہتری ہے اور مجھے فاضل ممبر سے اتفاق ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! I am grateful کہ آپ نے یہ Ruling دی ہے اور اس سے نا صرف اپوزیشن بلکہ treasury بنچز والے بھی مستفید ہوں گے۔ میں اپنی بات کے اختتام پر یہ کہنا چاہوں گا کہ جب تک یہ ہاؤس اور اس کی کمیٹیاں غیر فعال رہیں گی تب تک ہمیں ان شکایات کا سامنا رہے گا لہٰذا میں آپ کے توسط سے اپنے بزرگ اور انتہائی قابل احترام لاء منسٹر صاحب سے بھی request کروں گا کہ یہ اس چیز کو زیر غور لائیں اور اس August House کی کمیٹیوں کو فعال کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، آپ نے اچھا پوائنٹ اٹھایا ہے اور آپ کے سوال پر Rule 54 کی Ruling بھی آ گئی ہے۔ اگلا سوال نمبر 3515 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3551 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3552 بھی سید حسن مرتضیٰ کا ہے لیکن اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3575 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3637 ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں یہ سوال پڑھنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب تو موصول نہیں ہوا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! آپ please مجھے سوال پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، پڑھ دیں۔

*3637: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکھ نہر سٹاپ سلطان محمود روڈ لاہور پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے؟

(ب) مذکورہ تجاوزات کی وجہ سے یہاں پر ہر وقت ٹریفک جام رہتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بڑے ٹرالے اور کنٹینر بھی رِنگ روڈ سے اس سڑک پر آجاتے ہیں جن کی وجہ سے گھنٹوں ٹریفک بند رہتی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سلطان پورہ محمود روڈ لاہور سے ناجائز تجاوزات ختم کرنے اور کنٹینر ٹرالے کو روڈ پر آنے پر بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

جناب چیئرمین! یہ بہت سادہ سا سوال تھا جس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ پہلے یہ بات کر چکے ہیں کہ جن کے جواب موصول نہیں ہوئے وہ pending کر دیں لیکن اگر simple question کا اتنے مہینوں بعد بھی جواب موصول نہیں ہو گا تو کیا فائدہ ہے؟ آپ کم از کم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں تو سہی کہ ایک simple question کا جواب دینا پسند کیوں نہیں کیا؟

جناب چیئرمین: محترمہ! میں نے Rule 54 کے تحت Ruling دے دی ہے اور آپ کے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب چیئرمین! یہاں سے 35 منٹ کی drive پر وہ راستہ ہے جس کا جواب ہمیں فوری مل سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 3674 جناب منیب الحق کا ہے لیکن وہ suspend ہیں لہٰذا ان کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3683 سیدہ فرح اعظمی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3684 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جہلم، سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد اور بلدیہ جہلم کو 2017 سے 2019 تک فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3684: **محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کمیٹی جہلم میں سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور ہر UC کی سطح پر سینٹری ورکرز کی حاضری کو یقینی بنانے کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) میونسپل کمیٹی جہلم کو 18-2017 اور 19-2018 میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور کتنے خرچ ہوئے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) میونسپل کمیٹی جہلم میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میونسپل کارپوریشن جہلم میں 180 سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں اور ہر روز سینٹری سپروائزر اپنے اپنے وارڈ میں حاضری لگاتا ہے اور ان سے صفائی کا کام کرواتا ہے جس کو چیف سینٹری انسپکٹر روزانہ کی بنیاد پر چیک کرتا ہے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن جہلم کو 18-2017 میں مبلغ -/79582800 روپے جاری ہوئے اور -/79582800 روپے خرچ ہوئے۔ 19-2018 میں میونسپل کمیٹی جہلم کو -/69967300 روپے جاری ہوئے اور -/69967300 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) میونسپل کارپوریشن جہلم کا ٹوٹل سٹاف 402 ہے، 312 ملازم کام کر رہے ہیں اور 90 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں کہ facts and figures کے ساتھ بڑی detail سے جواب دیا گیا ہے لہٰذا میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3720 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فرحت فاروق کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فرحت فاروق: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 3732 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گوالمنڈی کے علاقہ میں پختہ تجاوزات کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

*3732: **محترمہ فرحت فاروق:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچانسبت روڈ اور گوالمنڈی لاہور کے علاقہ میں لوگوں نے جگہ جگہ پختہ تجاوزات بنا رکھی ہیں ان constructed اور solid تجاوزات کی وجہ سے ان علاقہ کے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور ٹریفک کی روانی میں بھی خلل پڑتا ہے؟

(ب) کیا متعلقہ ادارہ ان ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے اوراس کے ذمہ داران لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) درست ہے کہ کچانسبت روڈ اور گوالمنڈی لاہور کے علاقہ میں لوگوں نے جگہ جگہ پختہ تجاوزات بنا رکھی ہیں۔ گنجان آباد علاقہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ علاقہ کے مکینوں کو مشکلات پیش آتی ہیں۔

(ب) ڈپٹی میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن) داتا گنج بخش زون، میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی زیرِ نگرانی مورخہ 10.11.2020 کو گرینڈ آپریشن کر کے 17 عدد پختہ تجاوزات (تھڑے، تندور، سیڑھیاں وغیرہ) مسمار کر دیئے ہیں۔ علاوہ ازیں عملہ تہہ بازاری داتا گنج بخش زون، میٹروپولیٹن لاہور وقتاً فوقتاً عارضی تجاوزات کے خلاف کارروائی کرتا رہتا ہے، مذکورہ علاقہ سے کئے گئے ضبط شدہ سامان کو داخل سٹور کرتا ہے اور سٹور سے سامان کی واپسی کی مد میں تجاوز کنندگان کو گزشتہ دو ماہ میں مبلغ -/35000 روپے جرمانہ بھی کیا گیا۔ عملہ ریگولیشن داتا گنج بخش زون میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے عارضی و مستقل تجاوزات کے خلاف آئندہ بھی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن)، داتا گنج بخش زون کی سربراہی میں سکواڈ تشکیل دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فرحت فاروق: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3779 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سڑکوں پر چیلوں کوّوں کے لئے حرام گوشت بیچنے والوں کی سرکوبی سے متعلقہ تفصیلات

*3779: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کی مختلف سڑکوں پر لوگ حرام گوشت صدقے کے نام پر حرام جانوروں کے لئے فروخت کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن پرندوں کو مذکورہ حرام گوشت ڈالا جاتا ہے وہ حلال پرندوں کے بچوں کے دشمن ہوتے ہیں جس کی مثال فاختہ کی ہے کہ جب وہ انڈے دیتی ہے تو کوا اور چیل وغیرہ آکر اس کے انڈے توڑ کر کھا جاتے ہیں جس سے مختلف پرندوں کی نسل کشی ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حرام گوشت بیچنے والوں کی وجہ سے مختلف شاہرات پر گندگی پھیلتی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت حرام گوشت صدقے کے نام پر بیچنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) یہ بات درست ہے کہ راوی کے پُل و کینال روڈ وغیرہ پر کچھ لوگ جانوروں کے گوشت کو بطور صدقے کا گوشت فروخت کرتے ہیں۔

(ب) ممکنہ طور پر درست ہے تاہم متعلقہ محکمہ جات (محکمہ ماحولیات اور محکمہ وائلڈ لائف و جنگلات) ممکنہ طور پر اس سوال کا حتمی جواب دے سکتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ گوشت بیچنے والوں کی وجہ سے شاہرات پر ممکنہ طور پر گندگی پھیلتی ہے۔

(د) جی ہاں! مختلف محکمہ جات جن میں ماحولیات، وائلڈ لائف، پولیس، مقامی حکومت و سماجی بہبود حسب ضابطہ کارروائی کرتے ہیں جبکہ میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور نے ماہ ستمبر اور اکتوبر 2020 میں حرام گوشت صدقے کے نام پر فروخت کرنے والوں کے خلاف بلا تفریق کارروائی کرتے ہوئے 34 عدد sale points ختم کروائے ہیں۔ مزید یہ کہ میٹروپولیٹن کارپوریشن ان کے خلاف کارروائی جاری رکھے ہوئے ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ لاہور شہر کی مختلف سڑکوں پر لوگ حرام گوشت صدقے کے نام پر حرام جانوروں کے لئے فروخت کرتے ہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ بالکل درست ہے لیکن آخر پر جز (د) میں انہوں نے بتایا ہے کہ جن points پر یہ حرام گوشت sale ہوتا ہے اُن کو seal کر دیا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ان لوگوں کے ایسے کوئی fix points نہیں ہیں جن کو seal کیا جا سکے کیونکہ یہ لوگ زیادہ تر اپنی سائیکلوں یا موٹر سائیکلوں پر ہوتے ہیں۔ ابھی بھی دیکھ سکتے ہیں کہ اسمبلی کی دیوار کے ساتھ ایک بندہ سائیکل پر گوشت بیچنے کے لئے کھڑا ہے۔ اسی طرح راوی روڈ سے گزریں تو کئی لوگ کھڑے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں سوال ہی کر رہی ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ ہم نے تمام sale point ختم کر دیئے ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ کوئی fix sale points نہیں ہیں جن کو ختم کیا جاسکے۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ فرما رہی ہیں کہ یہ جواب درست نہیں ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ اس حوالے سے proper قانون سازی کی جائے تب ہی ان کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اگر یہ جز (الف) کا جواب پڑھیں تو اس میں ہم نے بالکل یہ mention نہیں کیا کہ حرام گوشت ہوتا ہے۔ اب حرام اور حلال گوشت کو determine کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ یہ پرانا رواج ہے کہ صدقے کا گوشت پھینکا جاتا ہے۔ اس حوالے سے ہمارا ایک enforcement انسپکٹر ہوتا ہے جو جرمانہ کرتا ہے۔ محترمہ بنیادی طور پر ground realities کے حوالے سے بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں کہ sale points کسی ایک جگہ پر نہیں ہوتے بلکہ لوگ مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر گوشت بیچتے ہیں اور مسافر اُن سے گوشت لے کر راوی پُل کے نیچے یا دوسری جگہوں پر پھینک دیتے ہیں اور یہ انسان کا ذاتی فعل ہے۔ لوکل گورنمنٹ کے پاس FIR درج کرنے کی ایسی کوئی power نہیں ہے بلکہ صرف جرمانہ کر سکتے ہیں اور محکمہ دو ہزار روپے تک جرمانہ کرتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ عموماً گوشت فروخت کرنے والے بچے یا عورتیں ہوتی ہیں جن کو اُٹھا کر کسی دوسری جگہ پر چھوڑ دیا جاتا ہے یا اگر خاص ضرورت ہو تو لوگوں کو تھانے بھی پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ریڑھی والے یا کچھ ایسے points تھے جن کے خلاف محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے 34 عدد sale points ختم کئے ہیں۔ اب recently کوئی sale points ہوں گے تو میں آنے والے کل کی بات نہیں کر سکتا البتہ ایک دفعہ ہم نے ان لوگوں کو remove کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال بھی محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: شکریہ، جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3781 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شہر میں سال 19-2018 میں نئے پارکنگ سٹینڈز کی تعمیر اور مختص کردہ شرح فیس سے متعلقہ تفصیلات

*3781: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں سال 19-2018 میں کتنے نئے پارکنگ سٹینڈ بنائے گئے ان کی شرح فیس کتنی مختص کی گئی ہے ہر سٹینڈ کا ٹھیکہ اور شرح وصولی فیس تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں مختلف پارکنگ سٹینڈ جن میں شادی ہال اور مختلف مین سٹوروں کی پارکنگ شامل ہے منہ مانگے دام وصول کرتے ہیں اوران کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی؟

(ج) جوہر ٹاؤن ایل ڈی اے پلازہ اور اس کے گردونواح میں جتنے بھی پارکنگ سٹینڈ بنائے گئے ہیں ان میں کار، موٹر سائیکل، مزدہ اور ٹرک وغیرہ کی پرچی فیس کی الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غیر قانونی اضافی رقم کی وصولی پر پارکنگ سٹینڈ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) لاہور شہر میں 19-2018 میں کوئی نیا پارکنگ سٹینڈ نہیں بنایا گیا بلکہ لاہور پارکنگ کمپنی میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور سے منظور شدہ 205 پارکنگ سٹینڈ اپنے سٹاف کے ساتھ چلا رہی ہے اور کوئی بھی پارکنگ سٹینڈ ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا جبکہ لاہور پارکنگ کمپنی

گورنمنٹ کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق پارکنگ فیس موصول کرتی ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

بس ٹرک:	Rs.100
ٹریکٹر ٹرالی، مزدہ وین وغیرہ:	Rs.50
کار:	Rs.30
موٹر سائیکل:	Rs.10
سائیکل:	Rs.5

(ب) لاہور پارکنگ کمپنی تمام منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز (خواہ وہ شادی ہال یا مین سٹوروں کی پارکنگ ہو) گورنمنٹ ریٹس کے مطابق چلا رہی ہے اور جب بھی کوئی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ لاہور پارکنگ کمپنی کے نوٹس میں آتا ہے تو اسکے خلاف Parking Bylaws کے مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اس طرح کی کارروائی کے نتیجے میں مالی سال 20-2019 کے دوران 174 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں جبکہ فروری تا اکتوبر 2020 میں 25 لاکھ 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(ج) جوہر ٹاؤن ایل ڈی اے پلازہ اور اس کے گردونواح میں لاہور پارکنگ کمپنی کا منظور شدہ پارکنگ سٹینڈ ہے جہاں پر لاہور پارکنگ کمپنی گورنمنٹ کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق پارکنگ فیس موصول کرتی ہے جو کہ جُز الف میں درج ہے۔

(د) لاہور پارکنگ کمپنی منظور شدہ سٹینڈ پر گورنمنٹ کے منظور شدہ ریٹس کے مطابق پارکنگ فیس موصول کرتی ہے۔ جب بھی کسی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ سے اوور چارجنگ کی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس پہ Parking Bylaws کے مطابق قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ لاہور شہر میں 19-2018 میں کوئی نیا پارکنگ سٹینڈ نہیں بنایا گیا اور جو پہلے سے 205 پارکنگ سٹینڈز موجود تھے وہی کام کر رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ وہ اپنے منظور شدہ rates کے مطابق

پارکنگ فیس وصول کر رہے ہیں جبکہ یہ جواب بالکل غلط ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب چاہیں تو جا کر دیکھ لیں کہ جتنی amountانہوں نے لکھی ہے ہر پارکنگ سٹینڈ پر اس سے double amountوہ charge کرتے ہیں اور انہیں دیکھنے والا اور پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ اگر 100 روپیہ پارکنگ فیس ہے تو وہ 200 روپے لیتے ہیں اور اگر 50 روپے فیس ہے تو 100 روپے پارکنگ فیس لیتے ہیں۔ آپ شہر میں کہیں بھی چلے جائیں تو کسی بھی پارکنگ سٹینڈ پر آپ 30 روپے پارکنگ فیس نہیں دیں گے بلکہ 90 ,80 ,60 یا 100 سے کم نہیں دے کر آئیں گے۔ ان کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس کو چیک کریں کیونکہ سوال کا جواب دے دینا ضروری نہیں ہوتا بلکہ اس کے اوپر عملی طور پر کچھ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس معاملے میں ہم چیک ضرور کریں گے لیکن پارکنگ سٹینڈز دو قسم کے ہیں جن میں ایک وہ ہیں کہ جب کوئی پلازہ، پرائیویٹ ہسپتال یا کوئی پرائیویٹ بلڈنگ کھڑی ہوتی ہے تو پلاننگ ڈویلپمنٹ اس کو mention کرتا ہے جس کے لئے space دی جاتی ہے جو کہ ہماری اسمبلی سے 7 نومبر 2016 کو بائی لاز پاس ہوئے تھے جس کے مطابق ہی وہ charge کیا جاتا ہے جبکہ دوسرے سٹینڈز ہمارے سرکاری ہیں جس میں بالکل یہ نہیں ہوتا بلکہ پارکنگ کمپنی اسے run کرتی ہے جس کے 550 ملازمین ہیں اور کوشش یہ کی جاتی ہے کہ وہ ہمارے بائی لاز کے مطابق ہی کام کریں۔ جو غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز ہوتے ہیں اس میں یہ ہوتا ہے کہ عارضی طور پر کہیں پارکنگ سٹینڈ قائم کیا جائے تو اس میں بھی انفورسمنٹ انسپکٹر ہوتا ہے۔۔۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! جز (ب) کے جواب میں انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ یہ over charge کرتے ہیں اور انہوں نے یہ لکھا ہے کہ ہم نے 2019 میں 174 ایف آئی آرز درج کروائیں تو میرا سوال یہ ہے کہ ان ایف آئی آرز کا نتیجہ کیا نکلا، کیا ان ایف آئی آرز کو follow up کیا اور کیا اس کے بعد انہوں نے over charging ختم کی؟ پھر انہوں نے لکھا ہے

کیا 2020 میں ہم نے 25 لاکھ 500 روپے جرمانہ عائد کیا تو کیا یہ جرمانہ انہوں نے وصول کیا اور کیا انہوں نے انہیں یہ سزا دی یا صرف یہ لکھنے کی حد تک ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں محترمہ سے یہ request کروں گا کہ ان کا سوال کیا ہے؟ ہم نے ایف آئی آرز درج کروائی ہوتی ہیں اور اس کے بعد عدالت نے فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ ہم نے جرمانہ mention کر دیا ہے جو کہ پارکنگ کمپنی کے لوکل گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں بائی لاز کے مطابق وہ پہنچ چکا ہے۔ اب دوبارہ سے جو اس کو violate کرتا ہے اسے ہم جرمانہ بھی کرتے ہیں اور ایف آئی آرز بھی درج کراتے ہیں۔ اگر محترمہ کو ایف آئی آرز کی کاپیاں چاہئیں تو میرے پاس موجود ہیں اور وہ ساری ایف آئی آرز میں محترمہ کو پیش کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے اس سوال کی کافی detail آ گئی ہے تو اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب چیئرمین! اس پر ایکشن بھی ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔ اگلا سوال نمبر 3805 محترمہ سُنبل مالک حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے لیکن ان کے سوال کا جواب نہیں آیا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب چیئرمین! میرے سوال کا نمبر 3814 ہے اور آپ نے جواب نہ آنے پر کافی detail سے بات کی ہے مگر کافی لمبا عرصہ ہو گیا ہے کہ جواب نہیں آیا۔ آپ اس کو پھر pending ہی فرما دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اب سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: شالیمار ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن میں گائے،

بھینسوں کے انخلاء سے متعلقہ تفصیلات

*1349: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گائے / بھینسوں کا داخلہ شہر میں بند کر رکھا ہے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے ان کے مالکان کو جگہ الاٹ کرر کھی ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شالیمار ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن میں صبح سے شام تک گائیں اور بھینسیں کھلے عام گھومتی رہتی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان گوالوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے ابھی تک شالیمار ٹاؤن اور گلبرگ ٹاؤن میں بھینسیں رکھی ہوئی ہیں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے شہری حدود میں گائے / بھینسوں کا داخلہ بند کر رکھا ہے۔

(ب) حکومت نے درج ذیل 02 گوالہ کالونیاں قائم کی ہوئی ہیں:

1. ہربنس پورہ گوالہ کالونی 2۔رکھ چندرائے روڈ گوالہ کالونی

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) ایڈمنسٹریٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کی جانب سے مورخہ 19-12-2019 تا 20-02-2020 ممنوعہ شہری حدود سے مویشیوں کے انخلاء کے لئے سپیشل مہم میٹروپولیٹن آفیسر (ریگولیشن) کی زیر نگرانی چلائی گئی جس کے دوران درج ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی:۔

1. شالیمار ٹاؤن کے ممنوعہ علاقوں سے 202 بھینسیں / گائے گرفت میں لے کر گوالوں کو 6لاکھ 6ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا اس کے علاوہ 04عدد حویلیوں کو سربمہر کیا گیا۔
2. گلبرگ ٹاؤن کے ممنوعہ علاقوں سے 110 بھینسیں / گائے گرفت میں لے کر گوالوں کو 3لاکھ 32ہزار روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

ساہیوال: شہر خموشاں کیلئے مختص کردہ رقبہ ورقم سے متعلقہ تفصیلات

***1412: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر خموشاں ساہیوال کے لئے کتنی زمین / رقبہ مختص کیا گیا ہے یہ رقبہ اس سے پہلے کس کے زیر استعمال تھا اور واگزار کرواتے ہوئے اس کو کوئی معاوضہ ادا کیا گیا؟

(ب) اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ کب تک مکمل ہو کر آپریشنل ہو جائے گا؟

(ج) منصوبہ کے لئے کیا SOPs ہیں عوام الناس کو کتنے اخراجات برداشت کرنا ہوں گے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ماڈل قبرستان شہر خموشاں بنانے کے لئے بورڈ آف ریونیو، پنجاب نے تمام اضلاع میں زمین مختص کر دی ہے۔ شہر خموشاں ساہیوال کے لئے چک نمبر 9-L/90 میں 80 کنال کا رقبہ مختص کیا گیا ہے۔ یہ رقبہ حکومت پنجاب کی ملکیت میں تھا اور یہ رقبہ بغیر کسی معاوضہ کے شہر خموشاں ماڈل قبرستان بنانے کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ کو ٹرانسفر کر دیا گیا ہے۔ لیٹر کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس منصوبہ کے لئے سال 2019-20 کے ترقیاتی پروگرام میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ج) موجودہ حکومت مالی بحران کی وجہ سے (فیز وار) مرحلہ وار ماڈل قبرستان بنا رہی ہے۔ تاہم اگلے مالی سالوں میں ساہیوال میں ماڈل قبرستان بنانے پر غور کیا جائیگا اور "Standered SOPs" کے مطابق عوام الناس سے معمولی فیس لی جائے گی۔

ساہیوال: میونسپل کمیٹی کمیر کے بازار میں تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

***1413: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال و میونسپل کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال کے پاس صفائی کے لئے کتنی گاڑیاں اور ملازمین ہیں ملازمین کے نام مع عہدہ و عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) کیا حکومت متذکرہ بالا دونوں علاقوں میں صفائی کروانے اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیر ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بتائیں؟

(ج) کیا حکومت میونسپل کمیٹی کمیر کے صدر بازار میں ناجائز تجاوزات کی بھرمار اور انتہائی رش جس کی وجہ سے ٹریفک کا نظام بدترین متاثر ہوتا ہے ڈرین کے کنارے کمیر بائی پاس تک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال کے شعبہ سروسز میں صفائی کے لئے 49عدد گاڑیاں اور مختلف قسم کی مشینری موجود ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ صفائی کے لئے 323 سینٹری ورکرز اور 12عدد ڈرائیور ہیں جن کے نام بمعہ تاریخ تعیناتی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹاؤن کمیٹی، کمیر میں صفائی کے لئے مندرجہ ذیل گاڑیاں ہیں۔

1. ٹریکٹر مع ٹرالی (2عدد)
2. فرنٹ بلیڈ (1عدد)
3. سکر وجیٹنگ مشین (1عدد)
4. واٹر باؤزر (1عدد)

ٹاؤن کمیٹی کمیر میں صفائی کے لئے 25عدد سینٹری ورکرز ہیں جن کے نام مع تاریخ تعیناتی تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال اپنی حدود سے روزانہ کی بنیاد پر صفائی کروا اور کوڑا کرکٹ اٹھا رہی ہے۔اس سلسلہ میں آبادی کے تناسب سے عملہ کم ہونے کے باوجود میٹروپولیٹن حدود میں صفائی کا نظام بہت بہتر ہے اور یہ کہ گورنمنٹ کی جانب سے شروع کی گئی کلین گرین پنجاب مہم میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال نے مثالی کام کیا۔ جسے نہ صرف انتظامیہ نے سراہابلکہ صوبہ بھر میں دوسرا نمبر حاصل کیا اسی طرح صفائی کے نظام کو مزید بہتر کرنے کے لئے حکومت کی ہدایت کے مطابق30یوم کے لئے 150عدد سینٹری ورکرز عارضی طور پر تعینات کئے جا رہے ہیں۔

ٹاؤن کمیٹی، کمیر میں عملہ صفائی کی ٹیم روزانہ کی بنیاد پر تمام وارڈز میں کوڑا کرکٹ کے ڈھیر اٹھانے اور صفائی کو یقینی بناتی ہے۔

(ج) ٹاؤن کمیٹی کمیر کے صدر بازار میں انکروچمنٹ (ہتھ ریڑھی وغیرہ) ختم کرنے کے لئے پانچ ملازمین پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو روزانہ کی بنیاد پر وقتاً فوقتاً صدر بازار کے عارضی انکروچمنٹ ختم کرتی رہتی ہے جس سے ٹریفک کی روانی تسلسل سے جاری رہتی ہے۔ جبکہ ڈرین کی تعمیر محکمہ انہار سے متعلقہ ہے۔

لاہور کے اندرون میں خستہ حال عمارتوں کی تعداد اور ان کی بحالی اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2451: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت اندرون شہر لاہور میں کتنی عمارتیں خستہ حال ہیں، ان کی تفصیل مع تعداد اور ناموں کے بتائی جائے؟

(ب) سال 2013 سے 2018 تک کتنی خستہ حال عمارتوں کی بحالی کا کام مکمل ہوا ہے اور کتنی عمارتوں کا کام ابھی باقی ہے؟

(ج) باقی خستہ حال عمارتوں کی تعمیر و مرمت اور بحالی کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے اس بجٹ میں سے کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں، تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اس وقت اندرون شہر میں خستہ حال عمارتوں کی تعداد 1100 ہے جو کہ اتھارٹی نے خطرناک قرار دی ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی ایکٹ 2012 میں پاس ہوا، والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی نے Project Phase-1 دہلی گیٹ سے کوتوالی چوک تک مکمل کیا۔ Phase-2 پر کام 2014 میں شروع ہوا اور 2018 میں مکمل ہوا۔ دونوں پراجیکٹ سے ملحقہ گلیوں اور مکانوں پر بھی بحالی کا کام کیا گیا۔ سال 2015-16 کے دوران اندرونِ لاہور میں 14 خطرناک عمارتوں کی بحالی کی گئی۔

مالی سال 2016-17 کے دوران والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کو فنڈز فراہم نہیں کئے گئے تھے۔

مالی سال 2017-18 کے دوران والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کو 30 خطرناک عمارتوں کی بحالی کے لئے 50 ملین بجٹ ملا۔ جس میں سے 24 عمارات کی بحالی کا کام کیا گیا۔

اب خطرناک عمارتوں کی بحالی کے عنوان سے منصوبے پر مالی سال 2018-19 کے لئے 85 خطر ناک عمارتوں کی بحالی کے لئے تخمینہ (پرانا 2017-18) 150+50 (نیا) ملین لگایا گیا۔ جس میں سے اب تک 79 خطرناک عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں اور 4 خطرناک عمارتوں پر بحالی کا کام جاری ہے۔

(ج) خستہ حال عمارتوں کی تعمیر / مرمت اور بحالی کے لئے 200 ملین روپے بجٹ مختص کئے گئے تھے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

Financial Year	Allocation	Utilization
2017-18	Rs.50 Million	Rs. 42.8Million
2018-19	Rs. 87.5 Million	Rs.87.5 Million
2019-20	Rs.50 Million	Rs.42.237 Million
2020-21	Rs.10 Million	Rs.10 Million
Total	Rs.197.5 Million	Rs.183.537 Million

ٹائم سکیل کی پروموشن کے نوٹیفکیشن پر عمل درآمد سے متعلقہ تفصیلات

***2767: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹائم سکیل پروموشن کے لئے نوٹیفکیشن نمبر No.FD.PC.40-12/20172 جاری ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا نوٹیفکیشن کے مطابق صوبہ بھر کے تمام سرکاری اداروں میں عمل درآمد شروع ہو گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کے ذیلی ادارے لوکل گورنمنٹ بورڈ LGB درج بالا نوٹیفکیشن کے مطابق ٹائم سکیل پروموشن دی جارہی ہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو حکومت لوکل گورنمنٹ بورڈ کے ملازمین کو ٹائم سکیل پروموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی حد تک نوٹیفکیشن ہٰذا پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔ دیگر محکمہ جات کے متعلق متعلقہ محکمہ جات سے رجوع کیا جانا مناسب ہو گا۔

(ج) جی ہاں۔ اس بابت لوکل گورنمنٹ بورڈ (ایل جی بی) کی جانب سے نوٹیفکیشن LCS(Acctt-Misc)-2(71)/2018-P-II مورخہ 27.08.2019 جاری ہو چکا ہے۔ نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (الف) یوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج بالا نوٹیفکیشن کی روشنی میں لوکل گورنمنٹ بورڈ کے ملازمین کو ٹائم سکیل پروموشن کے لئے مستحق ملازمین کے کوائف مرتب کئے جا رہے ہیں۔

لاہور: مین شالیمار لنک روڈ کے دونوں اطراف کثیر المنزلہ کمرشل عمارات کی تعمیر اور نقشہ عمارات سے متعلقہ تفصیلات

*2801: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مین شالیمار لنک روڈ لاہور کے دونوں اطراف کتنی کثیر المنزلہ کمرشل عمارات تعمیر ہیں؟

(ب) کیا ان تمام بلڈنگ کے نقشہ جات منظور کروائے گئے ہیں؟

(ج) کتنی بلڈنگ بغیر نقشہ کے تعمیر ہوئیں؟

(د) بغیر نقشہ تعمیر عمارات کے خلاف محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے، تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) شالیمار لنک روڈ تین زونز (شالیمار زون، عزیز بھٹی زون اور گلبرگ زون) کی حدود میں واقع اور مین شالیمار لنک روڈ، لاہور کے دونوں اطراف میں کثیر المنزلہ 5 عدد عمارات موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ 5 عدد عمارات متعلقہ اتھارٹی سے منظور شدہ ہیں جبکہ عزیز بھٹی زون کی حدود میں واقع مین شالیمار روڈ پر تمام تعمیرات عزیز بھٹی زون کے قیام سے پہلے کی تعمیر شدہ ہیں۔ تاہم نئی تعمیر ہونے والی H-Mall کا نقشہ 2016 میں عزیز بھٹی زون سے منظور شدہ ہے۔

(ج) کوئی بھی کثیر المنزلہ کمرشل بلڈنگ بغیر نقشہ تعمیر نہ ہوئی ہے۔

(د) محکمہ روزانہ کی بنیاد پر بغیر نقشہ منظوری تعمیرات کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ تاہم غیر قانونی تعمیر ہونے پر مسماری / سربمہری کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے مزید FIR کا اندراج کے لئے متعلقہ تھانہ میں اطلاع کی جاتی ہے۔

لاہور: ضرار شہید روڈ کینٹ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3337: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضرار شہید روڈ کینٹ لاہور غازی آباد پھاٹک سے عسکری 9 تک تقریباً آدھا کلو میٹر سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس سڑک پر کافی دفعہ حادثات میں لوگ شدید زخمی اور گاڑیوں کا نقصان بھی ہو چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس آدھا کلو میٹر سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ ضرار شہید روڈ کینٹ لاہور غازی آباد پھاٹک عسکری 9 تا رنگ روڈ چونگی گجر پورہ تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت اس سڑک کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس ضمن میں پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کے تحت سال20-2019 میں ضرار شہید روڈ سے چونگی گجر پورہ اور لنک بہار شاہ روڈ عزیز بھٹی زون، لاہور کے نام سے منصوبہ کی منظوری دی گئی ہے۔ جس کے لئے 154.566 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس کا ٹینڈر مورخہ 09.07.2020 کو میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی جانب سے کیا گیا ہے اور اس کا ورک آرڈر بمطابق نمبری (MO(I) 294) مورخہ 25.07.2020 کو جاری کیا جا چکا ہے اور موقع پر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

لاہور: غازی آباد سڑک کو دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3338: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** : کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوڑے پل کینٹ مین ہربنس پورہ روڈ اشفاق چوک کے ساتھ ایک سڑک غازی آباد کو جاتی ہے جس پر ٹریفک کا بہاؤ بہت زیادہ ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت ہربنس پورہ مین روڈ کے ساتھ غازی آباد سڑک کو دو رویہ مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) درست ہے کہ جوڑے پُل کینٹ میں ہربنس پورہ روڈ اشفاق چوک کے ساتھ ایک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) سڑک کا سروے کیا گیا ہے جس کی مرمت پر 63.67 ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے تاہم مجوزہ سڑک پر سیوریج لائن بچھنے والی ہے جو کہ محکمہ واسا (LDA) کا کام ہے۔ سیوریج لائن بچھانے کے بعد سڑک کی تعمیر و مرمت کی جاسکتی ہے۔

بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس ملکیتی غیر ملکیتی مشینری کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3357: **جناب ظہیر اقبال:** : کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس کتنے ٹرک، ڈمپر، ٹریکٹر اور دیگر مشینری ہے؟

(ب) یہ مشینری کب اور کس کے ادوار میں خرید کی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ مشینری اس کمپنی کی ملکیت ہے یا دیگر کسی ادارے کی ملکیتی بھی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس کمپنی کی کافی مشینری ڈیرہ غازی خان منتقل کی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ادارے کی ملکیتی مشینری واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 92 صفائی کی گاڑیاں شہر میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ موجودہ گاڑیوں میں سے 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں جبکہ باقی ماندہ 73 گاڑیاں سال 2014 سے 2016 کے درمیان خریدی گئی ہیں۔ نیز اوپر بیان کردہ تمام گاڑیاں شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں۔ ان 73 گاڑیوں کی تفصیل زیریں بالا تحریر ہے:

نمبر شمار	گاڑیوں کی اقسام	تعداد
1	منی ڈمپرز	40
2	ویسٹ کمپیکٹرز	14
3	ڈمپ ٹرکس	10
4	آرم رول ٹرکس	4
5	روڈ واشر	1
6	فرنٹ لوڈر	3
7	فرنٹ بلیڈ	1

(ب) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 73 صفائی کی گاڑیاں سال 2014 سے 2016 کے درمیان خریدی گئی ہیں جبکہ 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں۔ بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس 92 گاڑیوں کا فلیٹ شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی ملکیتی 73 صفائی کی گاڑیاں ہیں جبکہ 19 گاڑیاں میونسپل کارپوریشن بہاولپور سے 2014 میں کمپنی فلیٹ میں ضم کی گئی تھیں۔ بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے پاس موجود 92 گاڑیاں شہر میں صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہی ہیں۔

(د) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی جانب سے ایک ڈمپ ٹرک عارضی بنیادوں پر ڈیرہ غازی خان بھیجا گیا تھا جو بعد ازاں ایک ہفتہ بعد ہی واپس بہاولپور پہنچ کر کمپنی فلیٹ میں شامل ہو گیا تھا اور شہر میں روزمرہ کی صفائی کی ذمہ داریاں سرانجام دے رہا ہے۔

(ہ) بہاولپور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کی تمام گاڑیاں اس وقت کمپنی کے پاس ہی ہیں اور بہاولپور شہر میں صفائی کے فرائض ہی سرانجام دے رہی ہیں۔

رحیم یار خان: منظور شدہ مویشی منڈیوں کی تعداد، مقام اور ٹھیکہ پر دینے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3368: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنی منظور شدہ مویشی منڈیاں کس کس جگہ پر لگتی ہیں؟

(ب) ان منڈیوں کو ٹھیکہ پر دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) یہ کتنے عرصہ کے لئے ٹھیکہ پر دی جاتی ہیں اور ٹھیکہ دینے کی اتھارٹی کس کے پاس ہوتی ہے؟

(د) آخری بار یہ کب اور کتنی رقم پر ٹھیکہ پر دی گئیں منڈی وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سات مویشی منڈیاں منظور شدہ ہیں جن کے مقام درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	مقام منڈی مویشیاں	نام منڈی مویشیاں، ضلع رحیم یار خان
1	کے ایل پی روڈ نزد منتھار پٹرولیم سروس	صادق آباد
2	کے ایل پی روڈ نزد سلیم آباد	شیخ واہن
3	نزد کے ایل پی روڈ بینظیر روڈ نزد سی پیک پل	ظاہر پیر
4	لیاقت پور سٹی نزد واپڈا گریڈ سٹیشن	لیاقت پور
5	خان پور سٹی نزد واپڈا گریڈ سٹیشن	خان پور
6	کے ایل پی روڈ، نزد این ایل سی ڈپو	خان بیلہ
7	کے ایل پی روڈ نزد ٹیلی فون ایکسچینج	ترنڈہ محمد پناہ

(ب) مختلف سروسز کے ٹھیکیدار بذریعہ نیلام عام بحوالہ وضع کردہ پالیسی رولز و قوانین تابع پنجاب لوکل گورنمنٹ آکشن آف کولیکشن رائٹس رولز 2016 کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ ٹھیکہ جات کی زیادہ سے زیادہ مدت ایک سال ہوتی ہے۔ ہر مالی سال کے شروع

سے پہلے اخبارات میں ٹھیکہ جات کے نیلام کا اشتہار دیا جاتا ہے جس میں نیلامی کی تاریخ اور قواعد و ضوابط شامل ہوتے ہیں یہ اشتہار PPRA Punjab پیرا پنجاب کی ویب سائیٹ پر بھی upload کئے جاتے ہیں۔ مقررہ تاریخ کو اہل افراد متعلقہ ٹھیکہ کے لئے بولی دیتے ہیں۔ سب سے زیادہ بولی دہندہ کو ٹھیکہ آفر کیا جاتا ہے۔ جن سروسز کا ٹھیکہ نہیں ہوتا ان کی ریکوری کمپنی کا عملہ خود کرتا ہے۔

(ج) ٹھیکہ جات کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے دیئے جاتے ہیں اور ان کی زیادہ سے زیادہ مدت ایک سال ہوتی ہے ٹھیکہ جات کے لئے کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ایک ٹیکنیکل کمیٹی تشکیل کی ہے جو کہ 5 ممبران پر مشتمل ہے۔ جن میں مینجنگ ڈائریکٹر کمپنی (ہیڈ) جنرل منیجر آپریشن (ممبر)، چیف فنانشل آفیسر (ممبر)، میونسپل فنانس آفیسر (ممبر)، اور ایڈیشنل ڈائریکٹر لائیوسٹاک (ممبر) شامل ہیں۔ نیلام عام میں سب سے زیادہ بولی دینے والے فرد یا فرم کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔

(د) آخری مرتبہ یہ مویشی منڈیاں مورخہ 20.05.2020 کو عرصہ 6 ماہ از 01.07.2020 تا 31.12.2020 مختلف سروسز کے لئے ٹھیکہ پر دی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کل رقم ٹھیکہ جات (روپے)	نام سروسز	نام منڈی مویشیاں
1	38,90,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز	صادق آباد
2	2,22,70,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز، دکان زیورات مویشیاں	شیخ واہن
3	78,35,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز	ظاہر پیر
4	10,24,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز، دکان زیورات مویشیاں	لیاقت پور
5	ٹھیکہ تاحال نہیں ہوا		خان پور
6	6,18,000/-	پارکنگ، الائیڈ سروسز	خان بیلہ
7	2,00,000/-	پارکنگ	ترنڈہ محمد پناہ

لاہور: شاہی قلعہ اور اس کے بفر زون میں سیاحت کے
فروغ کیلئے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3515: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا شاہی قلعہ لاہور اور اس کے Peripherial زون میں سیاحت کے فروغ کے لئے ہیریٹیج وار بن ری جنریشن کا منصوبہ زیر غور ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! شاہی قلعہ کے گردونواح میں بفر زون اور Peripherial Zone کی بحالی اور تزئین و آرائش کا PC-1 تیار کر لیا گیا ہے جس میں ٹیکسالی گیٹ اور رم مارکیٹ فورٹ روڈ شامل ہے۔

(ب) شاہی قلعہ کے گردونواح میں بفر زون اور Peripherial Zone کا علاقہ جو کہ فرانسیسی گورنمنٹ (AFD) کے تعاون سے تیار کیا جائے گا اور اس میں Agha Khan Cultural Service Pakistan بھی والڈ سٹی اتھارٹی کی مدد کرے گی۔ اس پورے پراجیکٹ میں پنجاب گورنمنٹ کا PKR 50.4 Million استعمال ہو گا اور باقی فرانسیسی گورنمنٹ دے گی جسکی لاگت USD 23.63 Million ہو گی۔ اس پراجیکٹ کا ایریا ٹیکسالی گیٹ اور رم مارکیٹ فورٹ روڈ ہے (تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ اس پراجیکٹ کے مکمل ہونے سے سیاحت کو فروغ ملے گا اور علاقے میں Economic Regeneration ہو گی جسکی وجہ سے ورلڈ ہیریٹیج کو اعلیٰ درجہ ملے گا اور بین الاقوامی سطح پر Image improve بھی ہو گا۔

چنیوٹ: پی پی۔95 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*3551: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔95 چنیوٹ میں کون کون سی سڑکیں محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ہیں؟

(ب) ان سڑکوں میں سے کس کس کی مرمت / تعمیر جاری ہے؟

(ج) کون کون سی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(د) ان سڑکوں کی مرمت / تعمیر کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور ان کے لئے کب تک حکومت فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ان سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنے ملازمین کی مزید ضرورت ہے؟

(و) کیا حکومت اس پسماندہ حلقہ کی سڑکوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) حلقہ پی پی۔95 میں تحصیل کونسل چنیوٹ کی 15 سڑکات ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 20-2019 میں پی پی۔95 میں (PMSP(Phase-I پروگرام کے تحت درج ذیل تین سڑکات کی رینویشن کی گئی جبکہ ایک پر کام جاری ہے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ	تخمینہ (رقم ملین روپے)	موجودہ صورت حال
1	امپرومنٹ آف روڈز دیوان چوک رجوعہ روڈ تا سوئی گیس چوک رجوعہ تحصیل چنیوٹ	3.010	کام مکمل ہے
2	امپرومنٹ آف روڈ از لاہور روڈ تا آبادی دولو آلہ سادات	4.400	کام مکمل ہے
3	امپرومنٹ آف روڈ از رجوعہ سادات بطور کوٹ احمد یار	12.265	کام مکمل ہے
4	امپرومنٹ آف روڈ از جھمرہ روڈ بطرف چک نمبر 127 بھٹی والا	2.140	کام مکمل ہے

(ج) پی پی۔95میں تحصیل کونسل چنیوٹ کی 15 سڑکات میں سے 4کی مرمت ہو چکی ہے اور 11 سڑکات مرمت طلب ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اور ان سڑکات کے مرمت طلب حصے کی لمبائی تقریباً70 کلومیٹر ہے

(د) ان سڑکات کی مرمت کے تخمینہ کے لئے سروے جاری ہے۔

(ہ) تحصیل کونسل میں اس وقت 14 ملازمین سڑکات کی دیکھ بھال کے لئے کام کر رہے ہیں اور حسب ضرورت محکمہ ہائی وے بھی افرادی قوت فراہم کرتا رہتا ہے۔

(و) جی ہاں ! یہ سڑکات عرصہ دراز سے مرمت طلب ہیں اور فنڈز کی دستیابی پر حلقہ کی سڑکوں کو پختہ / مرمت کر دیا جائے گا۔

بہاولپور: میونسپل کارپوریشن بہاولپور میں سرکاری ٹیوب ویل کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

***3575: جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کارپوریشن بہاولپور کی حدود میں کتنے ٹیوب ویل برائے سپلائی واٹر کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب) اس شہر کی کتنی آبادی کو سرکار کی جانب سے نصب کردہ ٹیوب ویلوں سے پینے کے پانی کی سہولت حاصل ہے اور کتنی آبادی اس سہولت سے محروم ہے؟

(ج) موجودہ مالی سال 20-2019 کے دوران اس کارپوریشن کی حدود میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) اس کارپوریشن کی کتنی آبادی اس نئے تنصیب ہونے والے ٹیوب ویل سے استفادہ کرے گی؟

(ہ) ان ٹیوب ویل کو چلانے کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) میونسپل کارپوریشن بہاولپور کی حدود میں 74 ٹیوب ویل نصب ہیں جو کہ مندرجہ ذیل جگہوں پر نصب ہیں۔

1	احمد پور کینال برانچ (کارپوریشن)	نمبر24
2	ماڈل بازار (کارپوریشن)	نمبر2
3	ماڈل ٹاؤن سی (پبلک ہیلتھ)	نمبر2
4	محلہ اسلام پورہ (کارپوریشن)	نمبر1
5	گوٹھ لشکر غفور آباد (کارپوریشن)	نمبر8
6	احمد پور کینال برانچ (پبلک ہیلتھ)	نمبر6
7	بند دریائے ستلج نزد بستی قادر آباد (پبلک ہیلتھ)	نمبر10
8	رحمت کالونی (کارپوریشن)	نمبر4
9	سیٹلائیٹ ٹاؤن (کارپوریشن)	نمبر1
10	نزد ریلوے بریج (کارپوریشن) 6 نمبر	نمبر6
11	بند دریائے ستلج نزد بستی ویسلاں (کارپوریشن)	نمبر10
	ٹوٹل	نمبر74

(ب) شہر کی 50 فیصد آبادی کو نصب کردہ ٹیوب ویلوں سے پینے کے پانی کی سہولت حاصل ہے اور 50 فیصد آبادی اس سہولت سے محروم ہے۔

(ج) مالی سال 2019-20 کے دوران اس کارپوریشن کی حدود میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) مالی سال 2019-20 میں کوئی ٹیوب ویل نہ لگایا گیا ہے۔

(ہ) ان ٹیوب ویلز کو چلانے کے لئے میٹروپولیٹن کارپوریشن بہاولپور میں 56 ملازمین تعینات ہیں جبکہ پبلک ہیلتھ سکیموں کو چلانے کے لئے 37 ملازمین تعینات ہیں۔

سیالکوٹ: پی پی۔37 کی گلیوں اور نالیوں کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3683: سیدہ فرح اعظمی:** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

سیالکوٹ کے حلقہ پی پی۔37 کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں نالیاں اور گلیاں پختہ نہ ہونے کی وجہ سے استعمال شدہ پانی راستے میں کھڑا رہتا ہے جس سے لوگوں کو انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ حلقہ 37 کی گلیاں اور نالیاں کب پختہ ہوں گی مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ نے پی پی۔37 کی گلیوں و نالیوں کی تعمیر و بحالی کے لئے مبلغ 90 ملین روپے کے 11 منصوبہ جات پنجاب میونسپل سروسز پروگرام کی مد میں شروع کر رکھے ہیں جو کہ تقریباً تکمیل کے قریب ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ نے مفاد عامہ میں پی پی۔37 کے مین ہول کورز و سلیب کے ٹینڈرز (فریم ورک کنٹریکٹ برائے سال 21-2020 مورخہ 08.08.2020 کو طلب کئے ہیں (کاپی اشتہار تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

گوجرانوالہ: ڈی سی کی طرف سے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

***3720: چودھری عادل بخش چٹھہ:** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موجودہ ڈی سی گوجرانوالہ نے اپنی تعیناتی سے آج تک کتنی سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی منظوری دی ہے ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) D.C کو کتنی مالیت تک کے منصوبوں کی منظوری دینے کا اختیار ہے اور کس قاعدہ / قانون کے تحت ہے؟

(ج) کیا موجودہ ڈی سی گوجرانوالہ نے جن سڑکوں کی تعمیر / مرمت کی منظوری دی ان کی منظوری سے قبل اس ضلع کے عوامی نمائندوں سے رائے / مشورہ لیا تھا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت موجود ڈی۔ سی گوجرانوالہ کی جانب سے سڑکوں کی تعمیر / مرمت کے منصوبوں کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) موجودہ ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے اپنی تعیناتی سے آج تک کسی سڑک کی انتظامی منظوری نہ دی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی (DDC) جس کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر ہیں کو 50 ملین روپے تک منصوبوں کی منظوری دینے کا اختیار ہے بحوالہ حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ لیٹر نمبر FD(FD)II-5/82 مورخہ 24.01.2017 کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موجودہ ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے اپنی تعیناتی سے آج تک کسی سڑک کی انتظامی منظوری نہیں دی ہے۔

(د) موجودہ ڈپٹی کمشنر نے کسی بھی سڑک کی انتظامی منظوری نہ دی ہے البتہ ضلع کا انتظامی آفیسر ہونے کے ناطے اگر کوئی شکایت ہو تو ڈپٹی کمشنر تحقیقات کروا سکتے ہیں۔

لاہور میں غیر منظور شدہ سٹینڈز کے ذمہ داران
کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*3805: **محترمہ سنبل مالک حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں منظور شدہ سٹینڈ کی تعداد تقریباً 100 کے قریب ہے۔ منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز کے علاقے اوران کی سالانہ آمدن کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں 200 کے قریب سٹینڈ غیر منظور شدہ ہیں لیکن ٹھیکیدار ٹوکن لوکل گورنمنٹ والے دے رہے ہیں کیا محکمہ لوکل گورنمنٹ اور لاہور میٹروپولٹین کارپوریشن کا عملہ اس دھندے میں ملوث ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر منظور شدہ سٹینڈ اقبال ٹاؤن، جوہر ٹاؤن، سمن آباد، مزنگ، گلبرگ، موہنی روڈ، گوالمنڈی، لاری اڈے کے اطراف اور مومن پورہ و دیگر علاقہ جات میں چل رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر قانونی سٹینڈ کی وجہ سے حکومت کو کروڑوں روپے سالانہ کا نقصان ہو رہا ہے اور ٹریفک کی روانی بھی بہت متاثر ہوتی ہے؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت غیر منظور شدہ سٹینڈ چلانے والوں اوراس دھندے میں ملوث ذمہ داران افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) لاہور پارکنگ کمپنی میٹروپولیٹن کارپوریشن کا ذیلی ادارہ ہے۔ لاہور پارکنگ کمپنی کے پاس 205 نوٹیفائیڈ پارکنگ سٹینڈ ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔ جبکہ لاہور پارکنگ کمپنی کی سالانہ آمدن مالی سال 19-2018 میں 19 کروڑ 96 لاکھ 68 ہزار 990 روپے ہے۔

(ب) لاہور میں غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز کی تعداد معلوم نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ رپورٹ ہوتا ہے تو اس کے خلاف Parking Bylaws کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) لاہور کے کسی بھی علاقہ میں جب بھی کوئی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ لاہور پارکنگ کمپنی کے نوٹس میں آتا ہے تو پارکنگ کمپنی Parking Bylaws کے مطابق کارروائی

کرتے ہوئے اس کو میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور سے نوٹیفائیڈ کروانے کے بعد اپنے قبضہ میں لے لیتی ہے۔ غیر منظور شدہ پارکنگ سٹینڈز اقبال ٹاؤن، گلبرگ، سمن آباد، باغبانپورہ کے علاوہ دیگر علاقوں میں بھی چل رہے ہیں جن کے خلاف Parking Bylaws کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جن میں مالی سال 20-2019 کے دوران 174 ایف آئی آر درج کروائی گئی جبکہ فروری تا اکتوبر 2020 میں 25 لاکھ 5 سو روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔

(د) زیادہ تر غیر قانونی پارکنگ سٹینڈز پرائیویٹ لینڈ پہ ہیں جس کی وجہ سے نقصان کا اندازہ لگانا ناممکن ہے تاہم اگر کوئی غیر قانونی پارکنگ سٹینڈ میٹروپولیٹن کارپوریشن کی سائیڈ پر چل رہا ہو تو اس کے خلاف قانونی کارروائی کرکے اس کا قبضہ واپس لے لیا جاتا ہے۔

(ہ) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور و لاہور پارکنگ کمپنی غیر منظور شدہ سٹینڈ چلانے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لانے میں مصروف عمل ہیں جبکہ کوئی بھی ایم سی ایل یا لاہور پارکنگ کمپنی کا افسر غیر منظور شدہ سٹینڈ چلانے میں ملوث نہ ہے اگر کسی بھی افسر کے خلاف کوئی بھی شکایت موصول ہوئی تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

ضلع اوکاڑہ میں سیور مین کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

500: جناب منیب الحق : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ شہر میں اس وقت کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اوکاڑہ شہر میں سیور مین کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ج) اوکاڑہ شہر میں ہر یونین کونسل کی سطح پر کتنے سیور مین کام کر رہے ہیں کیا ان کی تعداد آبادی اور شہر کے تناسب سے ناکافی ہے؟

(د) کیا حکومت ہر یونین کونسل کی سطح پر سیور مینوں کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اس وقت 57 افراد پر مشتمل عملہ بطور سیور مین میونسپل کمیٹی اوکاڑہ میں ڈیوٹی ادا کر رہا ہے۔

(ب) کل 11 عدد اسامیاں خالی ہیں۔ جن میں سے 04 عدد اسامیاں منظور شدہ شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ اور 07 عدد اسامیاں Contingent paid سٹاف کی خالی ہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے نئی اسامیوں کی تعیناتی پر پابندی عائد ہے جونہی نئی تعیناتیوں کی اجازت حاصل ہو گی خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔

(ج) اوکاڑہ شہر 11 سابقہ یونین کونسل موجودہ 50 وارڈ پر مشتمل ہے علاوہ ازیں جو اربن ایریا حدود ضلع کونسل میں واقع ہے اس میں بھی مفاد عامہ کے پیش نظر بندش سیور کی شکایات کا ازالہ کر رہا ہے۔ آبادی و ایریا کے تناسب سے منظور شدہ شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ میں سیور مین کی کل 49 اسامیاں منظور ہیں جو کہ آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہیں۔

(د) نئی تعیناتیوں کے سلسلہ میں حکومتی ہدایات پر من و عن عمل درآمد کیا جائے گا۔

ساہیوال: میونسپل کارپوریشن میں کچرہ اٹھانے والے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

728: **جناب محمد ارشد ملک** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے تحت کچرہ، کوڑا کرکٹ اور صفائی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ہر یونین کونسل میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں یونین کونسل لیول پر کون سربراہی کرتا ہے اور ان کے اوپر کون کون سے ملازمین نگرانی کرتے ہیں؟

(ج) مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں مذکورہ کارپوریشن نے کتنی رقم صفائی پر خرچ کی ہے؟

(د) اس کارپوریشن کے پاس کون کون سی مشینری کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے ہے یہ کب خرید کی گئی تھی؟

(ہ) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ساہیوال شہر حدود کارپوریشن میں صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے اس بابت کیا اقدامات حکومت اٹھا رہی ہے؟

(و) اس کارپوریشن کو کتنے ملازمین اور کون کون سی مشینری مزید درکار ہے اور یہ کب تک فراہم ہو جائیں گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال میں صفائی اور کوڑا کرکٹ اٹھانے والے سینٹری ورکرز کی تعداد 323 ہے۔

(ب) پنجاب میں یونین کونسلز 01.05.2020 ختم کر دی گئی ہیں اس لئے میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال نے صفائی کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے 4 زونز بنا دیئے ہیں جن کی نگرانی سینٹری سپروائزان اور چیف سینٹری انسپکٹر کرتا ہے جبکہ درج ذیل افسران ان کاموں کو روزانہ کی بنیاد پر خود چیک کرتے ہیں:

1۔ چیف کارپوریشن آفیسر 2۔ میٹروپولیٹن آفیسر سروسز

(ج) مالی سال 18-2017 میں صفائی کی مد میں تنخواہ / POL / مرمت مشینری مبلغ -/13,43,15,662 روپے خرچ ہوئے اور مالی سال 19-2018 میں مبلغ -/13,74,82,879 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(د) میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے پاس کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے مختلف قسم کی مشینری موجود ہے جس کی تفصیل و سال خریداری تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حقیقت پر مبنی نہ ہے آبادی کے لحاظ سے عملہ کم ہونے کے باوجود میٹروپولیٹن کارپوریشن کی حدود میں صفائی کا نظام بہت بہتر ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے شروع کی گئی میٹروپولیٹن کارپوریشن کلین گرین پنجاب مہم میں میٹروپولیٹن کارپوریشن

ساہیوال نے دوسرا نمبر حاصل کیا ہے اسی طرح پنجاب حکومت کی ہدایات کے مطابق 30یوم کے لئے سپیشل سکواڈ150عدد سینٹری ورکر عارضی طور پر تعینات کئے جاتے رہے جس کی وجہ سے کلین گرین پاکستان مہم میں بھی میٹروپولیٹن کارپوریشن نے بھرپور حصہ لیتے ہوئے مہم کو کامیاب بنایا جس کی وجہ سے شہر صاف ستھرا اور سرسبز وشاداب نظر آتا ہے۔ ساہیوال کے شہریوں/میڈیا نے بھی صفائی کے کام کو سراہا ہے۔ صفائی کے سلسلہ میں عملہ دن رات کوشاں ہے۔ اب بھی سپیشل سکواڈ COVID-19 کی صورتحال میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہوئے صفائی ستھرائی اور شہر بھر میں کلورین سپرے کروایا جارہا ہے۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال نے رواں سال تمام واٹر ورکس اور فلٹریشن پلانٹس کو رنگ روغن کروایا ہے۔ تمام فلٹریشن پلانٹس میں ہر ماہ باقاعدگی سے فلٹرز تبدیل کئے جاتے ہیں نیز عوام الناس کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر ورکس میں کلوری نیٹر نصب کئے گئے ہیں اور تمام واٹر ٹینکیوں کی صفائی بذریعہ بلیچنگ پاوڈر باقاعدگی سے کروائی جاتی ہے اور پانی کے ٹیسٹ بھی سرکاری لیبارٹری میں باقاعدگی سے کروائے جارہے ہیں۔ جن کی رپورٹ Satisfactory موصول ہورہی ہیں۔

پنجاب انٹرمیڈیٹ سٹیز امپرومنٹ انویسٹمنٹ پروگرام (PICIIP) تعاون سے بونگہ حیات روڈ چک نمبر L-9/86 لینڈ فل سائیٹ پر رقبہ 65ایکڑ پر کام جاری ہے نیز Water Treatment Plant واقع محمد پور چک نمبر GD/66 میں بھی رواں سال کام شروع ہوجائے گا۔

اربن یونٹ کے تعاون سے ایک عظیم الشان منصوبہ Segregation Plant زیر تعمیر ہے۔ جس کی لاگت 400ملین روپے ہے۔ امید ہے کہ منصوبہ جلد مکمل ہوجائے گا۔

مزید حکومت پنجاب نے مئی 2020 میں 12عدد منی ڈمپر میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال کے حوالے کئے ہیں۔

(و) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال میں کل 455سینٹری ورکرز کی اسامیاں منظور شدہ ہیں۔ جن میں سے 131اسامیاں سینٹری ورکرز کی خالی ہیں اور 50عدد سیورمین کی بھی

اسامیاں خالی ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی ہدایات کے مطابق سپیشل سکواڈ عارضی سینٹری ورکرز / سیورمین 150 عدد 30 یوم کے لئے تعینات کئے گئے ہیں۔ میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال کو درج ذیل جدید مشینری ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے پنجاب انٹرمیڈیٹ سٹیز امپرومنٹ انسویسٹمنٹ پروگرام (PICIIP) کے ذریعہ سے موصول ہونا تھی لیکن COVID-19 جو کہ انٹرنیشنل مسئلہ ہے کی وجہ سے اور مشینری کے کچھ پارٹس جو کہ بیرون ممالک سے آنا تھے بروقت نہ آنے کی وجہ سے کسان انجینئرنگ لاہور مشینری مہیا کرنے میں تاخیر کا سبب بنا۔ اب یہ مشینری ایک سے دوماہ کے عرصہ میں موصول ہو گی۔ یہ مشینری موصول ہونے کے بعد ساہیوال شہر میں صفائی کے معاملات مزید بہتر ہو جائیں گے۔

ضلع ساہیوال: پی پی۔198 میونسپل کمیٹی کمیر میں صفائی کے لئے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

729: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر حلقہ پی پی۔198 ضلع ساہیوال کے تحت کچرہ، کوڑا کرکٹ اور صفائی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں میونسپل کمیٹی کمیر نے کتنی رقم صفائی پر خرچ کی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) میونسپل کمیٹی کمیر کے پاس کون کون سی مشینری کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے موجود ہیں یہ کب خرید کی گئی ہیں؟

(د) میونسپل کمیٹی کمیر کو مزید کتنے ملازمین اور کون کون سی مشینری درکار ہے یہ کب فراہم کیں جائیں گی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟ کتنے ملازمین مستقل اور عارضی ہیں کب سے ہیں تفصیل بتائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ٹاؤن کمیٹی کمیر ضلع ساہیوال میں سینٹری سپروائزر کے زیر نگرانی 25 سینٹری ورکرز کام کررہے ہیں جن میں سے 15 ریگولر، 1 کنٹریکٹ اور 9 ڈیلی ویجز پر ہیں۔

(ب) سابقہ میونسپل کمیٹی حالیہ ٹاؤن کمیٹی کمیر نے مالی سال 18-2017 میں 75 لاکھ 69 ہزار 652 روپے صفائی پر خرچ کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

POL اخراجات	(Actual)	-/10,74,686 روپے
تنخواہ برائے ملازمین سینٹری ورکرز	(Actual)	-/64,92,966 روپے

سابقہ میونسپل کمیٹی حالیہ ٹاؤن کمیٹی کمیر نے مالی سال 19-2018 میں 1 کروڑ 11 لاکھ 62 ہزار 303 روپے صفائی پر خرچ کئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

POL اخراجات	(Actual)	-/20,09,020 روپے
تنخواہ برائے ملازمین سینٹری ورکرز	(Actual)	-/91,53,283 روپے

(ج) ٹاؤن کمیٹی کمیر کے پاس کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے مختلف قسم کی مشینری موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مشینری کی تفصیل	تفصیل خرید
1	ٹریکٹر مع ٹرالی MF 240	میونسپل کمیٹی کے قیام سے پہلے سے موجود
2	ٹریکٹر مع ٹرالی MF 260	11.12.2017
3	فرنٹ لوڈر ٹریکٹر MF 385	11.12.2017
4	واٹر باؤزر	11.12.2017
5	سکر جیٹنگ مشین	21.03.2018

(د) آبادی کے تناسب سے ٹاؤن کمیٹی کمیر کے پاس مناسب تعداد میں مشینری موجود ہے۔ ضرورت پڑنے پر نئی مشینری خرید لی جائے گی۔

لاہور: شالیمار چوک بشارت روڈ تا افتخار پارک سڑک کے دونوں اطراف فٹ پاتھ پر انکروچمنٹ ختم کروانے سے متعلقہ تفصیلات

776: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شالیمار چوک بشارت روڈ لاہور تا افتخار پارک سڑک کے دونوں اطراف فٹ پاتھ بنائے گئے تھے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ان فٹ پاتھ پر دکان داروں نے ایکروچمنٹ کرر کھی ہے؟

(ج) انکروچمنٹ ختم کروانے کے لئے محکمہ نے کبھی کوئی کارروائی کی ہے تو آخری دفعہ قبضہ مافیا کے خلاف کب اور کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(د) محکمہ فٹ پاتھ واگزار کروانے کا کوئی مستقل حل و منصوبہ رکھتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) درست ہے۔

(ب) کسی بھی دکان دار نے کسی بھی قسم کی کوئی پختہ تجاوزات نہ کر رکھی ہے۔ پھل فروش اپنی ریڑھیاں کھڑی کر کے پھل فروخت کرتے ہیں۔

(ج) عارضی تجاوزات کے خلاف کارروائی مختلف علاقوں میں روزانہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور انکروچمنٹ کے خلاف کارروائی جاری رہتی ہے۔ عملہ پھل فروشوں کی ریڑھیاں قبضہ میں لے کر داخل سٹور کرتا ہے۔

(د) کوئی مستقل / پختہ تجاوزات نہ ہے۔ عارضی طور پر پھل فروش اپنی ریڑھیاں لگاتے ہیں جن کو قبضہ میں لیا جاتا ہے کوئی قبضہ مافیا قابض نہ ہے۔ فٹ پاتھ پر جو عارضی تجاوزات لگتی ہیں محکمہ حسب وسائل اس پر کارروائی عمل میں لاتا ہے۔

سیالکوٹ: ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد اور ٹی ایم اے سیالکوٹ میں مستقل اور عارضی ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

947: سیدہ فرح اعظمی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سیالکوٹ میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے یونین کونسل کی سطح پر سینٹری ورکرز کی تقسیم اور حاضری کو کس طریق کار کے تحت یقینی بنایا جاتا ہے کیونکہ جگہ جگہ کوڑے اور گندگی کے ڈھیر اس بات کے غماز ہیں کہ سینٹری ورکرز اپنے کام سے پہلو تہی برتتے ہیں؟

(ب) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن سیالکوٹ کے سینٹری سیکشن میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنی عارضی ہیں یوسی لیول پر سیورمین کتنے ہیں کیا سیالکوٹ کی آبادی کے تناسب سے ان کی تعداد پوری ہے؟

(ج) سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے کوڑے کو ٹھکانے لگانے کے لئے کتنے پوائنٹس مقرر کئے ہوئے ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی تعداد 913 ہے جس میں سے تقریباً 240 سینٹری ورکرز میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ سے ٹرانسفر ہو کر آئے ہیں جبکہ بقیہ سینٹری ورکز 3rd Party سے لئے گئے ہیں۔ یونین کونسل میں سینٹری ورکرز کی تعیناتی ضرورت کے مطابق کی جاتی ہے۔ تمام سینٹری ورکرز کی حاضری IRIS کے ذریعے لگائی جاتی ہے۔ ہر یونین کونسل میں سینٹری ورکرز کی مانیٹرنگ اور صفائی کی چیکنگ کے لئے سپروائزر تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ زونل انچارج بھی تعینات ہیں جو کہ ان کے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ مزید برآں سینئر منیجر آپریشن اور منیجر آپریشن بیشتر اوقات فیلڈ میں موجود رہتے ہیں اور آپریشن کی نگرانی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں زیر دستخطی بھی روزانہ کی بنیاد پر صبح، دوپہر اور شام شہر کا دورہ کرتا ہے تاکہ موثر نگرانی ہو سکے۔

(ب) میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کے شیڈول آف اسٹیبلشمنٹ میں سینٹری ورکرز کی کل اسامیاں 1047 ہیں جن میں سے 653 سینٹری ورکرز سیالکوٹ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو منتقل کر دیئے ہیں۔ اس وقت میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ کے پاس 394 سینٹری ورکرز ہیں اور سینٹری ورکرز کی 151 اسامیاں خالی ہیں مزید یہ کہ 120 مستقل اور 123 عارضی (ڈیلی ویجز) سینٹری ورکرز ہیں جو کہ شعبہ سینی ٹیشن میں فرائض ادا کر

رہے ہیں۔ مزید برآں اس کی تعداد بمطابق آبادی ناکافی ہے۔ میونسپل کارپوریشن سیالکوٹ 28یونین کونسلز پر مشتمل ہے اور ہر یوسی میں سیور کی نوعیت وضرورت کے مطابق 4سے 7سینٹری ورکرز ہی بطور سیور مین فرائض ادا کر رہے ہیں۔

(ج) کوڑا کو مستقل ٹھکانے لگانے کے لئے Landfill Site کے حصول کے لئے کارروائی جاری ہے تاہم اس وقت سیالکوٹ کے تمام پوائنٹس سے کوڑا اکٹھا کر کے عارضی طور پر موضع ویرم تحصیل سیالکوٹ میں ٹھکانے لگایا جارہا ہے۔

میونسپل کمیٹی کمیر اور میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں واٹر فلٹریشن کی تنصیب اور لاگت سے متعلقہ تفصیلات

966: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کمیٹی کمیر شریف اور میونسپل کارپوریشن ساہیوال میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کب ، کتنی لاگت سے لگائے گئے ان میں سے کتنے چالو حالت میں اور کتنے خراب ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) جتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس خراب ہیں ان کو کب تک آپریشنل کر دیا جائے گا اور ان کا انتظام وانصرام کن کے ذمہ ہے اس بارے میں آگاہ فرمائیں؟

(ج) دونوں مذکورہ شہروں میں آبادی کے تناسب کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ درکار ہیں اور حکومت کب تک ان کی تنصیب کا ارادہ رکھتی ہے مکمل حالات وواقعات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال کے زیر انتظام 16عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس ہیں جن میں سے 15چالو حالت میں ہیں اور ایک خراب ہے۔ تمام فلٹریشن پلانٹس PHE/NGO سے ٹیک اوور کئے گئے ہیں اس لئے ان کی لاگت کے بارے میں متعلقہ محکمہ ہی بتا سکتا ہے۔ ٹاؤن کمیٹی کمیر میں کل تین عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب

ہیں ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ محکمہ پبلک ہیلتھ ساہیوال کی جانب سے لگایا ہے اور دو R-O (Reverse Osmosis) واٹر فلٹریشن پلانٹس میونسپل کمیٹی کمیر کی جانب سے بذریعہ ٹینڈر لگائے گئے جن کی لاگت بمطابق Sanction Per Extimate Rate Technicle چھبیس لاکھ روپے فی پلانٹ رکھی گئی۔ ان میں سے فلٹریشن پلانٹ وارڈ نمبر 7 چوک کلاں کمیر پر 21 لاکھ 80 ہزار 705 روپے اور فلٹریشن پلانٹ چک نمبر 120/9L پر 21 لاکھ 53 ہزار 968 روپے لاگت آئی۔

R-O (Reverse Osmosis) فلٹریشن پلانٹس کی تعمیر پر کام مورخہ 01.02.2018 سے شروع ہوا۔ فلٹریشن پلانٹ چک نمبر 120/9L کی تکمیل مورخہ 02.11.2018 کو ہوئی جبکہ فلٹریشن پلانٹس چوک کلاں کمیر کی تکمیل مورخہ 3.05.2018 کو ہوئی میونسپل کمیٹی کمیر کے تینوں واٹر فلٹریشن پلانٹس مکمل طور پر فعال ہیں عوام الناس انہیں مسلسل استعمال کر رہی ہے۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال کے زیر انتظام 15 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں جبکہ 01 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹ واقع پیپلز کالونی زیر زمین خراب ہے۔ جس کی جگہ نیا واٹر فلٹریشن پلانٹ پنجاب آبِ پاک منصوبہ کے تحت لگائے جانے کی تجویز ہے۔ میونسپل کمیٹی کمیر کے تینوں یعنی تمام پلانٹس مکمل طور پر آپریشنل اور چالو ہیں۔ ان کا انتظام و انصرام میونسپل کمیٹی کمیر کے ذمہ ہے۔

(ج) PICIIP پراجیکٹ کے تحت ساہیوال شہر میں مزید 10 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جائیں گے۔ PICIIP پراجیکٹ اگلے 03 سال تک مکمل ہو جائے گا۔ جبکہ ٹاؤن کمیٹی کمیر نے شہر کے لئے مالی سال 21-2020 کے بجٹ میں مزید فلٹریشن پلانٹس لگانے کے لئے رقم مختص کی ہے۔

ساہیوال شہر اور کمیر شریف میں برساتی نالوں کی صفائی پر مامور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

970: **جناب محمد ارشد ملک** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ساہیوال شہر اور کمیر شریف شہر میں برساتی اور سیوریج کے پانی کے نکاس کیلئے کتنے نالے موجود ہیں یہ کہاں سے شروع ہو کر کہاں پر ختم ہوتے ہیں ان نالوں کی صفائی کب کب کروائی گئی تاریخ وار آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان شہروں میں نالوں کی صفائی اور سیوریج سسٹم کی صفائی کیلئے کتنے ملازمین کس عہدہ کے ہیں اور صفائی کتنی دیر بعد کرتے ہیں کیا برسات کے موسم سے قبل ان کی صفائی ہوتی ہے؟

(ج) ان شہروں میں یوسی وار / وارڈ وار کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کی کارکردگی کیا ہے کیا حکومت نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی برسات کے موسم سے قبل اور متواتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ساہیوال شہر میں کوئی برساتی نالہ نہ ہے بلکہ تین چھوٹے نالہ جات ہیں جو سیوریج لائنز کے ساتھ منسلک ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ جوگی چوک سے لے کر مشن چوک تک

2۔ مزدور پلی سے لے کر ڈاکٹر داؤد چوک تک

3۔ مزدور پلی سے لے کر بھٹہ پٹرول پمپ تک۔

چونکہ ان نالہ جات کی لمبائی اتنی زیادہ نہ ہے اس لئے ان کے پانی کی نکاسی ڈاکٹر داؤد چوک، مزدور قلی چوک سبزی منڈی، صدر بازار چوک، حافظ فوڈز کارنر اور JS بنک ہائی سٹریٹ پر سکرین چیمبرز لگا کر ملحقہ مین سیور لائنوں میں ہو رہی ہے۔ نیز ان کی صفائی ہفتہ وار کروائی جاتی ہے۔

ٹاؤن کمیٹی کمیر کی حدود کے اندر 4 برساتی نالے موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	مدینہ مسجد خان شاہ بخاری تا پرانا پوسٹ آفس کیر	155 ft	13.07.2020
2	چوک مدینہ مسجد تا طارق کریانہ سٹور چک نمبر 120/9L کیر	1200 ft	20.07.2020
3	گلی امتیاز بھاکھری والی چک نمبر 120/9L کیر	1100 ft	27.07.2020
4	گلی شعبان سیکرٹری والی چک نمبر 120/9L کیر	900ft	16.07.2020

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن ساہیوال میں نالوں اور سیوریج لائنز کی صفائی کے لئے سیورمین موجود نہ ہیں۔ ان کی صفائی کے لئے سینٹری ورکر سے ہی کام لیا جاتا ہے۔ نالا جات / سیوریج لائنز کی صفائی باقاعدگی سے کروائی جاتی ہے اور موسم برسات سے قبل ہی ان کی صفائی کا کام جاری ہے۔

ٹاؤن کمیٹی کیر میں 5 سینٹری ورکرز کی ڈیوٹی بطور سیورمین لگائی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں سینی ٹیشن سٹاف کی ٹیمز تشکیل دی گئی ہیں جو کہ ہفتہ وار وارڈز میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں۔ برسات کے موسم سے قبل سپیشل پری فلڈ مون سون سیزن ڈیوٹی روسٹر عملہ صفائی بنایا جاتا ہے جس کے تحت تمام نالوں کی صفائی کروائی جاتی ہے۔

(ج) میٹروپولیٹن کارپوریشن، ساہیوال میں نالوں اور سیوریج سسٹم کی صفائی کے لئے مستقل عملہ موجود نہ ہے۔ اس لئے سینٹری ورکر ہی سے کام لیا جاتا ہے اور موسم برسات سے قبل ان نالوں کی صفائی کے لئے سینٹری ورکرز کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔

ٹاؤن کمیٹی کیر میں وارڈ وائز سینی ٹیشن سٹاف کی بذریعہ ڈیوٹی روسٹر ٹیمز تشکیل دی گئی ہیں جو کہ برسات کے موسم میں بھی اور متواتر ہفتہ وار نالوں کی صفائی کرتی ہیں۔

لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا کچرا اٹھانے کے معاہدہ سے متعلقہ تفصیلات

999: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری :** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا ترک کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ ختم ہو رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان کمپنیوں کے ساتھ معاہدے کو توسیع دینا چاہتی ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک توسیع کر دی جائے گی اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت کسی اور کمپنی سے کچرا اٹھانے کا معاہدہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو یہ معاہدہ کب تک ہو جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) لاہور کی صفائی کے معاہدے دو ترک کمپنیوں (البیراک اور اوز پاک) کے ساتھ نومبر 2011 میں پیپرا قوانین کے مطابق دستخط کئے گئے تھے۔ جن کا دورانیہ جنوری اور فروری 2020 میں مکمل ہو رہا تھا۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے دونوں ترک کمپنیوں کو انتظامی و قانونی معاملات کے پیش نظر 29 فروری 2020 تک توسیع دی۔ اس کے بعد دوسری توسیع 30 اپریل 2020 تک دی گئی۔ اس کے بعد تیسری توسیع 31 مئی 2020 تک دی گئی اور چوتھی و موجودہ توسیع 31 دسمبر 2020 تک دی گئی ہے۔

(ب) معاہدہ کی توسیع حکومت اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اختیار ہے۔ متعلقہ فورم قانونی اور انتظامی معاملات کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ کرے گا کہ مزید توسیع کی جائے یا مزید توسیع کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نیا معاہدہ لاہور کے موجودہ خدوخال اور زمینی حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے کرنا چاہتی ہے۔ نیا معاہدہ کرنے کے لئے کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ کنسلٹنٹ نے اپنے پانچ اہداف بورڈ آف ڈائریکٹرز کو جمع کروا دیئے ہیں اور ان کی منظوری زیر غور ہے۔ ان کی منظوری کے بعد نئے ٹھیکے کے لئے اشتہار بمطابق پیپرا رولز 2014 جاری کر دیا جائے گا۔

(د) جی ہاں! حکومت نئی کمپنیوں سے کچرا اٹھانے کا معاہدہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور نیا معاہدہ پیپرا رولز 2014 کے عین مطابق جلد از جلد عمل میں لایا جائے گا۔

لاہور: بند روڈ منشی ہسپتال کے بالمقابل آبادیوں کی تعداد نیز بنیادی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1000: چودھری اختر علی: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بند روڈ لاہور (رنگ روڈ) میاں منشی ہسپتال کے مخالف سمت کون کون سی آبادیاں ہیں ان کے نام کیا کیا ہیں؟

(ب) ان آبادیوں میں بنیادی سہولیات فراہم کرنا کس ادارہ کی ذمہ داری ہے؟

(ج) کیا یہ آبادیاں میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کی حدود میں نہ آتی ہیں؟

(د) اگر یہ میٹروپولیٹین کارپوریشن لاہور کی حدود میں ہیں تو ان میں اس ادارہ نے مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں جو جو سہولیات فراہم کی ہیں ان کی تفصیل اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) اگر یہ آبادیاں کسی دیگر ادارہ کی حدود میں ہیں تو اس ادارہ کا نام بتائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) بند روڈ لاہور (رِنگ روڈ) میاں منشی ہسپتال کے مخالف سمت مندرجہ ذیل آبادیاں ہیں: نواز روڈ، آبادی عقب بوبی پلازہ، سوئی گیس روڈ، امین پارک نمبر 2، کھوکھر ٹاؤن شفیق آباد، چوہدری پارک، گاؤشالہ۔

(ب) ان آبادیوں میں بنیادی سہولیات فراہم کرنا میٹروپولیٹن کارپوریشن اور واسا کی ذمہ داری ہے۔

(ج) جی ہاں۔ یہ آبادیاں میٹروپولیٹن کارپوریشن کی حدود میں آتی ہیں۔

(د) سال 19-2018 اور 20-2019 میں میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور نے ان بند پار آبادیوں میں کوئی ترقیاتی کام نہ کروایا ہے۔

(ہ) یہ تمام آبادیاں میٹروپولیٹن کارپوریشن کی حدود میں ہیں اور دوسرے محکمے مثلاً تعلیم، واپڈا، سوئی گیس وغیرہ اپنے فنکشنز کے مطابق سہولیات مہیا کرتے ہیں۔

لاہور: گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ سے ملحقہ سڑک بشارت روڈ کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

1065: **محترمہ کنول پرویز چودھری** : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول باغبان پورہ جی ٹی روڈ لاہور سے ملحقہ سڑک بشارت روڈ کو احساس پروگرام کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑک شالامار باغ کے عقبی علاقے سے ملحقہ کئی آبادیوں تک پہنچنے کا واحد مین راستہ ہے؟

(ج) کیا محکمہ نے وہاں رہنے والے لاکھوں مکینوں کے لئے کوئی مناسب متبادل راستے اور فائر بریگیڈ کی گاڑیوں اور ایمبولینس سروس کے لئے مناسب متبادل راستے کا انتظام کیا ہے؟

(د) محکمہ کتنے عرصے تک مذکورہ سڑک کو کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) درست ہے۔ مذکورہ سڑک کو سکیورٹی خدشات کے پیشِ نظر محکمہ پولیس کی جانب سے 03 ہفتوں کے لئے بند کیا گیا تھا جو کہ اب کھول دیا گیا ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک شالامار باغ اور اس سے ملحقہ آبادی کی طرف جانے کے لئے مین سڑک ہے جبکہ اس کے علاوہ بھی لنک سڑکیں موجود ہیں جو شالامار باغ اور اس سے ملحقہ آبادی کی طرف جانے کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ مزید تفصیلات ٹریفک پولیس سے متعلقہ ہیں۔

(ج) بشارت روڈ اور اس سے ملحقہ آبادیوں میں رہنے والے مکینوں کے لئے عطار روڈ اور حق نواز روڈ سے گورنمنٹ ہائی سکول کے ساتھ چمن پارک روڈ کو بطور متبادل راستہ دیا گیا ہے اور موقع پر ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لئے ٹریفک پولیس کے اہلکار بھی تعینات کئے گئے ہیں اس سلسلہ میں مزید تفصیلات ٹریفک پولیس سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(د) مذکورہ سڑک کو سکیورٹی خدشات کے پیشِ نظر محکمہ پولیس کی جانب سے 03ہفتوں کے لئے بند کیا گیا تھا جس کو اب کھول دیا گیا ہے۔

صوبہ میں یونین کونسلز کے ختم ہونے کے بعد رجسٹرڈ نکاح، اموات، پیدائش کے اندراج کے اختیارات سے متعلقہ تفصیلات

1085: جناب محمد ارشد ملک : کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جب سے لوکل گورنمنٹ ترمیمی ایکٹ نافذ ہوا ہے صوبہ میں یونین کونسلوں کو ختم کر دیا گیا ہے اب ان یونین کونسلوں اور سیکرٹری یونین کونسل کے اختیارات ختم کرنے کے بعد نکاح، اموات، سرٹیفکیٹ اور پیدائش کے اندراج کے اختیارات کس کے پاس ہیں متعلقہ سرٹیفکیٹ وصول کرنے کا طریق کار کیا ہے اور ان کی کتنی فیس وصول کی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسلوں کے ختم ہونے سے عوام الناس کی مشکلات میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے اور ان کو مذکورہ کیسوں کے اندراج کے لئے 30 سے 35 کلومیٹر دور جانا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام سہولتیں عوام کو ان کی دہلیز پر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب لوکل گورنمنٹ مجریہ 2019 میں یونین کونسل کا ادارہ ختم کر دیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت 07.11.2019 کو نئے بلدیاتی ادارے معرض وجود میں آئے۔ یکم مئی 2020 سے یونین کونسلز کو ختم کر کے ان کے اثاثہ جات اور ذمہ داریاں نئے بلدیاتی اداروں کو منتقل ہو چکی ہیں۔ اس وقت اہم واقعات کے اندراج

کا اختیار پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت معرض وجود میں آنے والے بلدیاتی اداروں کے پاس ہے۔ حکومت کی جانب سے پیدائش، موت کے اندراج کی کوئی سرکاری فیس مقرر نہ ہے۔ پیدائش کا اندراج بلامعاوضہ کیا جاتا ہے۔ اندراج پیدائش اور رسید جاری کرنے کے لئے کسی قسم کی فیس یا ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ تاہم کمپیوٹرائزڈ سرٹیفکیٹ مبلغ -/100 روپے فیس مقرر ہے۔

(ب) عوام کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے سرکاری عمارت میں واقع سابقہ یونین کونسلوں کے تقریباً 2600 دفاتر کو فیلڈ آفس بنا دیا گیا ہے۔ پیدائش، شادی، طلاق اور موت کا اندراج انہی فیلڈ آفسز میں ہو رہا ہے۔ محکمہ بلدیات نے عوام کی سہولت کیلئے بلدیہ آن لائن ایپ بھی متعارف کروا دی ہے جس کے ذریعے شہری گھر بیٹھے اہم واقعات کی رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب عوام کو یہ تمام سہولیات ان کی دہلیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اسی کے پیش نظر محکمہ بلدیات نے عوام کی سہولت کے لئے بلدیہ آن لائن ایپ بھی متعارف کروا دی ہے جس کے ذریعے شہری گھر بیٹھے اہم واقعات کی رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔ مستقبل قریب میں ویلیج پنچائیت اور محلہ کونسلوں کے 25000 سے زائد ادارے تشکیل پا جائیں گے جو کہ یونین کونسلوں کے بجائے سب سے نچلی سطح پر عوام کو سہولیات فراہم کریں گے۔ یہ ادارے بھی ان اہم واقعات کے اندراج کے لئے بطور رپورٹنگ سنٹر استعمال کئے جائیں گے۔

زیرو آور نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم Zero Hour شروع کرتے ہیں اور پہلا نوٹس محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: اب میں نے محترمہ کو فلور دے دیا ہے تو اس کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔ جی، محترمہ!

لاہور میں 120 مقامات پر منشیات کی کھلے عام خرید و فروخت

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئرمین! میرے Zero Hour Notice کا نمبر 435 ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ لاہور شہر کے 120 مقامات پر منشیات کی فروخت دھڑلے سے جاری ہے۔ 50 hot spots اور پوش علاقوں میں پابندی کے باوجود شیشہ کیفے چل رہے ہیں جہاں پر منشیات کی کھلے عام خرید و فروخت جاری ہے۔ پولیس اور ضلعی انتظامیہ ان منشیات اور شیشہ کیفے کے کاروبار میں ملوث افراد کو گرفتار کرنے میں ناکام نظر آتی ہے۔ یہ افراد نوجوان نسل کو نشے کی لت میں مبتلا کر رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر Zero Hour کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب چیئرمین! اب تو سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک میں بھی یہ چل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: شکریہ، جناب چیئرمین! میرے خیال میں رانا شہباز صاحب نے میری پوری تحریک کی essence کو miss out کر دیا ہے اور میں یہ کہنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ drugs میں Ice ہے، ecstasy and cocaine ہے جس کی بہت ساری شکلیں ہوتی ہیں۔ یہ ہماری نوجوان نسل کو اتنی آسانی سے دستیاب ہونا شروع ہو گیا ہے کہ انہیں کوئی تردد کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی بات کرتے ہیں لیکن سکولوں تک بچوں کو آسانی سے اس تک رسائی ہو گئی ہے اور آپ نے دیکھا ہے کہ ان drugs سے بچوں کی زندگیاں تباہی کی طرف جاتی ہیں، بہت سارے حادثات ہوتے ہیں addictions ہوتی ہیں، وہ اپنی پڑھائی پر توجہ دے سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی فعال شہری بننے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں کی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ جس شیشے کی آپ بات کر رہے ہیں، ٹھیک ہے مجھے پتہ ہے کہ far east میں اور Arab Emirates میں بہت جگہ پر شیشہ کیفے ہیں لیکن اس کی monitoring ہوتی ہے اور وہاں پر drugs کا استعمال نہیں ہو سکتا لیکن یہاں شیشہ کیفے hot spots بن گئے ہیں جہاں پر drugs بیچنے والے جمع ہوتے ہیں اور

وہاں پر اس کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ یہ اس بات پر غور کریں کیونکہ وہاں پر انہیں کوئی روک ٹوک نہیں ہے اور وہاں پر کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے کہ یہ جس مرضی قیمت پر بچوں اور جوانوں کو drugs addiction پر لگا دیتے ہیں تو اس وجہ سے صرف میں نے Zero Hour میں بات کی ہے کہ ہم نے اپنی New generation کو اس لعنت سے بچانا ہے جس کے لئے ہمیں سخت اقدامات کرنے پڑیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں بھی اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! Zero Hour ان کا ہے اس لئے آپ بعد میں بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! میں نے اسی حوالے سے بات کرنی ہے جس کا لاء منسٹر صاحب ایک ہی دفعہ جواب دے دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! انہیں بات کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ، جناب چیئرمین! محترمہ نے بہت اچھی Zero Hour میں تحریک پیش کی ہے تو اس میں دو چیزیں ہیں جس میں ایک تو وہ غریب لوگ بے چارے ہیں جو اڈوں سے یا جہاں جہاں یہ چیزیں فروخت ہوتی ہیں وہاں سے جا کر خرید لیتے ہیں۔ بہت سارے لوگ ایسے ہیں جن کے گھروں میں یہ چیزیں پہنچ جاتی ہیں لیکن جو "ماڑے" لوگ ہیں انہیں پولیس بھی پکڑ لیتی ہے پھر انہیں جوتے بھی مارتی ہے اور سارا کچھ کرتی ہے جبکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ پولیس خود چلتی ہے تو کوئی اس قسم کا mechanism بنایا جائے کہ پاکستان میں high level پر جو لوگ ہیں، میں کسی کا نام تو نہیں لینا چاہتا لیکن میرا مطلب ہے کہ جو cocaine use کرتے ہیں یا پھر سونگھ کر پتا نہیں کس طرح سے وہ energetic ہو جاتے ہیں اور جن کے گھروں میں پہنچتی ہے تو ان کا کیا بنے گا تو اس میں یہ تمام چیزیں بھی شامل کر لیں کیونکہ پولیس والے اسی آڑ میں پھر "ماڑیاں نوں چھتر مار دے نیں" تو اس کا کوئی سدباب ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں جو محترمہ نے پوائنٹ اٹھایا کہ بعض جگہوں پر اس چیز کی شکایات موصول ہوتی ہیں کہ بعض مقامات پر شراب فروخت کی جاتی ہے، کہیں پر چرس فروخت کی جاتی ہے اور کہیں پر Ice فروخت کی جاتی ہے اور میرے خیال میں یکسر اس بات کو اس طرح نہیں کہا جا سکتا کہ جو انہوں نے کہا میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ یہ ایک لعنت ہے جو ہمارے معاشرے میں موجود ہے میں یہ بھی سمجھتا ہوں اور آپ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ اس قسم کے کیسز میں جو لوگ ملوث ہوتے ہیں ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے۔ میں یہاں 2020-1-1 تا 31-12-2020 تک کے figures پیش کرتا ہوں۔ ہم نے نارکوٹکس کے کل 7926 کیسز درج کئے جن میں سے 757 کیسز under investigation ہیں اور 7169 کیسز کے چالان عدالت میں پیش کر دیئے ہیں۔ اسی دوران corresponding period میں 2724 kg چرس برآمد کی گئی، 114 kg ہیروئن برآمد کی گئی، 4 kg آئس برآمد کی گئی اور 8970047 لٹر Liquor پکڑی گئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! Liquor نارکوٹکس میں نہیں آتی۔

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House پلیز! ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سندھو صاحب کو بہتر تجربہ ہوگا لیکن جو جواب میں لکھا ہوا ہے میں اس کو distinguish نہیں کر سکتا۔ میں ان کے تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہوں گا کیونکہ یہ وکیل ہیں یہ میری درستی کر رہے ہیں۔ یہ مجھے بتا دیں میں درست نام لے لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ اسی موجودہ ایوان میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہمارے educational institution میں بھی اگر اس قسم کی ڈرگ فروخت ہوتی ہے تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور یہ corresponding period جو میں نے بتایا ہے اس دوران تقریباً 174

کیسز وہ ہیں جس میں ہم نے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جو ان تعلیمی اداروں کے باہر اس قسم کا کام کر رہے تھے۔ یہ ایک continuous process ہے گورنمنٹ اس پر وقتاً فوقتاً کارروائی کرتی ہے، باقاعدہ campaign کی جاتی ہے، اس قسم کے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے، گرفتاریاں کی جاتی ہیں، جرمانے کئے جاتے ہیں اور یہ کیس عدالتوں میں بھی بھیجے جاتے ہیں۔ یہ گورنمنٹ regular basis پر کرتی رہتی ہے۔ جس طرح محترمہ نے شیشے کے متعلق فرمایا ہے یہ باقاعدہ banned ہے، پولیس نے اس کے سینکڑوں کیسز درج کئے ہیں اور باقاعدہ طور پر اس کی ممانعت ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی چوری چھپے یہ کام کرتا ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ کارروائی کو زیادہ مؤثر بنایا جائے گا اور اس قسم کے کام کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔ ہم پہلے بھی کارروائی کر رہے تھے اور انشاءاللہ تعالیٰ اس میں مزید بہتری بھی لائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 436 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: آپ نے بات کر لی ہے، آپ راجہ صاحب سے مل لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ misguide کیا جا رہا ہے پلیز، مجھے بات کرنے دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! جو یہ کہا جاتا ہے کہ Liquor کرسچن مذہب میں جائز ہے یہ غلط ہے اس کو بند کیا جائے یہ تمام مذاہب میں حرام ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Liquor نارکوٹکس میں نہیں آتی یہ epidemic ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح راجہ صاحب نے میرے بارے میں فرمایا ہے کہ آپ کے تجربے سے ہم فائدہ اٹھا لیتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ یہاں جتنے male member ہیں آپ سب کے ٹیسٹ کروالیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ مہوش سلطانہ!

ضلعی حکومت چکوال کو سیمنٹ فیکٹریز کی جانب سے موصول ہونے والی جرمانے کی رقم کو تحصیل چوآسیدن شاہ کے متاثرہ علاقوں پر خرچ کرنے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سالٹ رینج خصوصی طور پر ضلع چکوال میں عدالت عظمیٰ نے سیمنٹ پلانٹس کے غیر قانونی زیرزمین پانی کے استعمال پر ازخود نوٹس لیا اور متاثرہ علاقوں کو آبی نقصان کی مد میں رقم ادا کرنے کا حکم دیا۔ ضلعی حکومت چکوال کو 26 کروڑ، چکوال اور جہلم میں قائم دو سیمنٹ فیکٹریز ڈنڈوٹ سیمنٹ اور غریبوال نے 70 کروڑ ادا کرنے ہیں۔ یہ زیرزمین تمام پانی ضلع چکوال اور خصوصی طور پر تحصیل چوآسیدن شاہ سے لیا گیا ہے لہذا یہ تمام جرمانے کی رقم تحصیل چوآسیدن شاہ کے متاثرہ علاقوں کو پانی مہیا کرنے پر لگائی جائے۔ لہذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین جناب محمد عبداللہ وڑائچ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، آپ اس پر بات کر لیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سالٹ رینج اور خصوصی طور پر ہماری تحصیل چوآسیدن شاہ میں under ground پانی کی shortage ہوئی ہے اور water table low ہوا ہے اس کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گی۔ وہاں پر جو کٹاس راس کے pond کا پانی خشک ہو گیا تھا اس حوالے سے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ثاقب نثار صاحب نے suo moto لیا تھا۔ جب سپریم کورٹ نے اس کو overall study کیا تو وہاں پر موجود سیمنٹ پلانٹس کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا تھا جنہوں نے وہاں پر بڑے turbine چلائے ہوئے تھے اور وہ پانی استعمال کر رہے تھے جس کی وجہ سے وہاں overall water shortage ہوئی اور کٹاس راس کے pond کا پانی بھی سوکھ گیا۔ سپریم کورٹ نے سیمنٹ پلانٹس کو جرمانہ بھی کیا تھا اور اس کے علاوہ ان پر یہ پابندی بھی عائد کی کہ آئندہ وہ وہاں سے پانی استعمال نہیں کر سکتے۔ اس حوالے سے تحصیل چوآسیدن شاہ میں

دو سیمنٹ پلانٹس پر 26 کروڑ جرمانہ کیا گیا اور ضلع جہلم میں دو سیمنٹ فیکٹریز ڈنڈوٹ سیمنٹ اور غریبوال پر 70 کروڑ جرمانہ کیا گیا جس میں سے 26 کروڑ روپے ضلع چکوال میں ڈسٹرکٹ کونسل کے اکاؤنٹس میں جمع کروا دیئے گئے۔ میری اطلاع کے مطابق ابھی ڈنڈوٹ اور غریبوال نے 10 کروڑ روپیہ جرمانے کی مد میں جمع کروا دیا ہے۔ اب issue یہ ہے کہ چونکہ زیر زمین پانی سب کا سب تحصیل چوآسیدن شاہ کا استعمال ہوا ہے، وہاں کا علاقہ جھنگر اور کہون پانی کی کمی سے بُری طرح سے متاثر ہوا ہے لہذا میری گزارش ہے کہ یہ 70 کروڑ اور 26 کروڑ روپے جرمانے کی رقم جھنگر، کہون اور خصوصی طور پر تحصیل چوآسیدن شاہ میں واٹر سپلائی اور پانی کے منصوبوں پر لگائی جائے تاکہ وہاں پر پانی کی کمی دور ہو سکے۔ وہاں کے لوگوں کو زراعت کے لئے پانی کا مسئلہ ہے اور اپنے ذاتی استعمال میں بھی مسئلہ ہے لہذا اس کمی کو پورا کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! میری آپ سے گزارش ہوگی کہ اس کو اگلے ہفتے تک pending فرما دیں جب اس کا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آجائے گا تو میں مفصل جواب دے دوں گا۔ آج بھی میری ڈیپارٹمنٹ میں بات ہوئی ہے جو سپریم کورٹ کی direction تھی اس کے مطابق آج تک انہوں نے کیا کیا ہے اس کا میں اگلے ہفتے میں ہونے والے اجلاس میں مفصل جواب دے دوں گا لہذا اس کو pending فرما دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اس زیرو آر نمبر 436 کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد اشرف رسول: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد اشرف رسول!

ایوب زرعی فارم مریدکے کے رقبہ پر بااثر افراد کا قبضہ

جناب محمد اشرف رسول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میرا شیخوپورہ سے تعلق ہے اور تحصیل مریدکے میرے حلقہ میں آتا ہے۔ وہاں پر ایک ایوب زرعی فارم ہے جس پر حکومتی لوگ دھکے سے راستہ بنا رہے ہیں اور قبضہ کر رہے ہیں۔ میں راجہ بشارت صاحب سے درخواست کروں گا کہ ڈی سی شیخوپورہ سے کل رپورٹ منگوا لیں۔ وہ ایک بیوروکریٹ کی بیوہ کی جائیداد ہے وہاں زبردستی راستہ بنایا جا رہا ہے۔ آپ لوگ جو یہاں victimize کرتے تھے جو ایل ڈی اے نے کیا تھا اس کا ہائی کورٹ سے آج فیصلہ آگیا ہے لیکن خدا کے لئے جو شیخوپورہ میں کیا جا رہا ہے اس کو راجہ صاحب ڈی سی سے آج ہی رپورٹ منگوا کر رکوا سکتے ہیں۔ وہ کسی بیوہ کی زمین ہے بے شک وہ بیوروکریٹ تھے لیکن بیوہ کی زمین پر قبضہ ہو رہا ہے۔ آپ ذرا لاء منسٹر کو یہ ہدایت دے دیں تاکہ وہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ) : جناب چیئرمین! میری گزارش ہو گی کہ معزز رکن مجھے تحریری طور پر تفصیل دے دیں میں اس کی رپورٹ منگوا لیتا ہوں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آپ کو میں نے اجازت نہیں دی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں نے آپ سے پہلے اجازت مانگی تھی میری بڑی اہم بات ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرے ڈسٹرکٹ کا ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ ہفتہ اتوار کی رات، میرے ضلع خوشاب میں ایک ADCR ہیں ویسے تو پورے ضلع خوشاب سے کوئی بدلہ لیا جا رہا ہے عدیل حیدر ان کا نام ہے اور انہوں نے اَت مچائی ہوئی ہے۔ وہ اس طرح چلتے ہیں اور اس طرح behave کر رہے ہیں جس طرح کوئی ڈان ہوتے ہیں۔ ایک ایچ وی سی خدا بخش اعوان تھے

اس بے چارے کی death ہو گئی ان کا ایک بیٹا معذور ہے، تین بیٹیاں معذور ہیں اور ان کی بیوہ فالج زدہ ہے۔ انہوں نے ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب manage کر کے چالیس پچاس بندے ہمراہ پولیس اور کمیٹی کا عملہ لے کر وہاں انہوں نے attack کر دیا۔

جناب چیئرمین: میری عرض سنیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میری پوری بات سن لیں اس کے بعد جو آپ کا دل کرے وہ کرنا۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں میڈم ساجدہ کو appreciate کروں گا کہیں وہ ادھر تشریف رکھتی ہوں گی ان کو ٹیلی فون کیا، وہ ہمارے elected ممبران کو ڈھونڈتے رہے لیکن ان کو کوئی نہیں ملا۔ میڈم ساجدہ رات کے دس بجے وہاں پہنچی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں بالکل ان کے جذبے کو سلیوٹ کرتا ہوں کہ وہ وہاں جا کر کھڑی ہوئی، میں جناب محمد بشارت راجہ کی توجہ چاہوں گا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہ میری توجہ چاہ رہے تھے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ already میرے notice میں ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور اے ڈی سی آر دونوں کو میں نے بلایا ہوا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جنہوں نے محترمہ ساجدہ صاحبہ کی بات نہیں سنی یا delay کیا ان کے خلاف بھی کارروائی ہو گی اور جو لوگ وہاں سے displace کئے گئے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ان کے متعلق بھی فیصلہ کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: تحاریک التوائے کار کو take up کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، .not allowed میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا بڑا اہم پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ آپ تشریف رکھیں۔ تحریک التوائے کار نمبر754/20 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔۔۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر اس ہاؤس کی کارروائی کے متعلق ہے اور آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ اگر ہاؤس چل رہا ہو اور سپیکر ہاؤس کے اندر آ کر بیٹھ جائے تو کیا ہاؤس کی کارروائی ہو سکتی؟ میرا ایک اپنا point of view ہے اور میں وہ آپ سے clear کرانا چاہتا ہوں کہ جب پینل آف دی چیئرمین announce ہوتا ہے اس کی ایک ترتیب بنتی ہے جیسے 1، 2، 3، 4، آیا جب پینل آف چیئرمین نمبر 1 پر جو معزز ممبر ہو اگر وہ ہاؤس میں موجود ہو تو آیا یہ ہاؤس کی کارروائی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ میں صرف یہ clear کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اس میں پوائنٹ پر clear نہیں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جس پینل آف چیئرمین کی کل announcement ہوئی ہے اس ترتیب سے اگر نمبر 1 پر چیئرمین ہاؤس میں موجود ہو تو آیا اس کے بعد دوسرا نمبر جو پینل آف چیئرمین کے second number پر ہو وہ چیئر کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے؟

جناب چیئرمین: آپ درست فرما رہے ہیں لیکن اس وقت وہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔ ہم نے آپ کا پوائنٹ مان لیا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! وہ موجود تھے لیکن ابھی وہ باہر چلے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ ان کی مرضی ہے آپ ان کو روک لیتے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! میرا ابھی اپنے معزز ممبران سے سوال ہے کہ جب چیئر کسی کو allow کر دیتی ہے تو اس دوران اس کو روک کر اپنا سوال کرنا تو کیا یہ بھی allowed ہے اور اس کی اجازت ہے؟ جب میں نے تحریک التوائے کار پڑھنا شروع کر دی اور اسی دوران کھڑے ہو کر بغیر اجازت کے آپ کسی کو روک دیں اور آپ اپنی بات شروع کر دیں تو کیا اس کی اجازت ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی کو UHS اور PMC کی تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود الحاق سرٹیفکیٹ جاری نہ کرنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم کے مطابق پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس سیشن 2019 تا 2024 میں داخلوں کے لئے UHS کی لسٹ کے مطابق وطیم میڈیکل کالج راولپنڈی میں 79 بچے داخل ہوئے۔ ان کے والدین نے دس سے بارہ لاکھ روپے فی طالب علم فیس ادا کی، وطیم میڈیکل کالج نے کلاسز اور بچوں نے اپنی تعلیمی سرگرمیاں بھرپور طریقے سے شروع کر دیں۔ بچوں کے داخلے سینٹرل انڈکشن پالیسی (CIP) کے تحت UHS نے میرٹ کی بنیاد پر کئے تھے۔ بچوں کا پہلا تعلیمی سال مکمل ہو چکا ہے۔ ان سے دوسرے سال کی فیس تقریباً دس لاکھ روپے فی طالب علم وصول کی جا چکی ہے لیکن UHS کی جانب سے وطیم میڈیکل کالج کو ایم بی بی ایس کے بچوں کا امتحانی کوڈ جاری نہیں کیا گیا جبکہ وطیم میڈیکل کالج نے UHS اور PMC کو بارہا تحریری درخواستیں دیں اور مطلوبہ Criterion اور تمام شرائط بھی پوری کر دی ہیں لیکن UHS کی جانب سے Inspection کی گئی، Affiliation Certificate اور نہ ہی امتحانی کوڈ جاری کیا گیا جس کے بغیر طلبہ امتحان نہیں دے سکتے۔ بچوں اور ان کے والدین کی جانب سے دو سال کی فیس ادا کرنے کے باوجود انہیں امتحانی شیڈول سے آگاہ نہیں کیا جا رہا اور مسلسل لیت و لعل سے کام لیا جا رہا ہے۔ وطیم میڈیکل کالج کے ایم بی بی ایس کے طلبہ کے اس مسئلہ کی جانب PMC اور UHS کوئی توجہ نہیں دے رہے جبکہ عدالت عالیہ اسلام آباد کی جانب سے واضح ہدایت ہے کہ جن بچوں کا وطیم میڈیکل کالج میں داخلہ ہو چکا ہے، ان کو disturb نہ کیا جائے اور ان کے داخلے کو محفوظ رکھتے ہوئے امتحانات لئے جائیں۔ اس کے باوجود حکومت کی جانب سے بھی اس معاملہ کو مکمل طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے طلبہ کا امتحانی سال ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ اس بناء پر

طلبہ، ان کے والدین اور اساتذہ میں انتہائی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! متعلقہ منسٹر صاحبہ موجود نہیں ہیں اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: ہیلتھ منسٹر موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے نمبر 20/755 میاں شفیع محمد کی طرف سے ہے۔

میاں شفیع محمد: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی! وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے انتہائی سینئر ممبر جناب سعید اکبر خان نے ایک technical point اٹھایا ہے تو اس کے باوجود ان سے order of precedence میں آپ جونیئر ہیں اور ان کا پہلے نمبر پر نام ہے تو آپ سیٹ پر بیٹھ کر ان کو business take up نہیں کروا سکتے۔انہوں نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔آپ پھر انہی کا نام پکار رہے ہیں یہ ٹھیک نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، He is coming as a member.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Chairman! At the same time he is at number one of the Panel of Chairman.

جناب چیئرمین: وہ تو ٹھیک ہے لیکن۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! لیکن وہ نہیں کر سکتے۔اگر سپیکر صاحب یا ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے ہوں تو وہ کر سکتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین ! لاء منسٹر صاحب درست فرما رہے ہیں۔ یہ ساری کارروائی غیر قانونی ہو گی۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین : وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ! مجھے میاں شفیع محمد صاحب نے ہاؤس کو چیئر کرنے کے لئے اسی لئے بلایا تھا کہ وہ اپنا بزنس پیش کرنا چاہتے تھے۔جی،اب میاں شفیع محمد صاحب کے بزنس کو pending کرتے ہیں۔اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں پہلی قرارداد جناب ملک غلام قاسم ہنجرا کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔جی، ملک غلام قاسم ہنجرا تشریف فرماہیں ؟۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔جی، محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

گوگل اور ویکیپیڈیا پر اسلام کے خلاف پراپیگنڈا کو روکنے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب چیئرمین ! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گوگل پر اسلام کے خلیفہ کو سرچ کرنے پر خلفائے راشدین کی بجائے ویکیپیڈیا پر قادیانی مرزا مسرور کا نام آتا ہے جو سراسر گمراہ کن اور ناقابل برداشت ہے۔ لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گوگل اور ویکیپیڈیا کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے اس طرح کے پراپیگنڈا پر فی الفور قابو پایا جائے"۔

جناب چیئرمین: جی، قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گوگل پر اسلام کے خلیفہ کو سرچ کرنے پر خلفائے راشدین کی بجائے ویکیپیڈیا پر قادیانی مرزا مسرور کا نام آتا ہے جو سراسر گمراہ کن اور ناقابل برداشت

ہے۔لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ
کرتا ہے کہ گوگل اور ویکیپیڈیا کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے اس
طرح کے پراپیگنڈا پر فی الفور قابو پایا جائے "۔

جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ گوگل پر اسلام کے خلیفہ کو سرچ
کرنے پر خلفائے راشدین کی بجائے ویکیپیڈیا پر قادیانی مرزا
مسرور کا نام آتا ہے جو سراسر گمراہ کن اور ناقابل برداشت ہے۔
لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا
ہے کہ گوگل اور ویکیپیڈیا کی انتظامیہ سے رابطہ کر کے اس طرح
کے پراپیگنڈا پر فی الفور قابو پایا جائے "۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین :جی، تیسری قرارداد جناب ناصر محمود کی طرف سے ہے وہ اسے پیش کریں۔

لِلہ شریف کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینے کا مطالبہ

جناب ناصر محمود: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ لِلہ شریف، ضلع جہلم تحصیل
پنڈدادنخان کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جائے تاکہ عوامی
مسائل مقامی سطح پر حل ہو سکیں"۔

جناب چیئرمین:جی، قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ لِلہ شریف، ضلع جہلم تحصیل
پنڈدادنخان کو بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دیا جائے تاکہ عوامی
مسائل مقامی سطح پر حل ہو سکیں"۔

جی، محرک اپنی قرارداد کے حق میں تقریر کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے جو قرارداد پیش کی ہے یہ ان کا حق بنتا ہے یہ معزز ممبر وہاں سے ایم پی اے ہیں اگر یہ وہاں پر میونسپل کمیٹی قائم کرنا چاہتے ہیں اور معزز ایوان کی سفارش چاہتے ہیں ہمیں اُس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں معزز ممبر سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ اجلاس کے بعد مجھے مل لیں کیونکہ الیکشن سے پہلے الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے کچھ نئے notifications ہونے ہیں تو میں ان سے بیٹھ کر آبادی اور دیگر چیزوں کی detail لے لوں گا اور میں ان کو assure کرواتا ہوں کہ اگر ان کا یہ بلد شریف کا علاقہ میونسپل کمیٹی کے criterion پر پورا اُترتا ہوا تو ضرور اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ معزز ممبر اس قرارداد کو withdraw کر لیں اور میرے ساتھ اس حوالے سے بیٹھ جائیں ہم انشاءاللہ اس کو کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ناصر محمود آپ اپنی قرارداد کو withdraw کر لیں اور لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ سے رابطہ کر لیں۔ I think it will settle down.

جناب ناصر محمود: جناب چیئرمین! میں اپنی قرارداد کو withdraw کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، withdrawn۔ اب چوتھی قرارداد محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔ جی، محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پنجاب کے تمام سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک باترجمہ پڑھانے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام جامعات، سکولوں، ٹیکنیکل کالجوں، اداروں اور سپیشل ایجوکیشن کے اداروں و دیگر تمام غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا اہتمام کیا جائے"۔

جناب چیئرمین: جی، قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پنجاب کے زیر انتظام تمام جامعات، سکولوں، ٹیکنیکل کالجوں، اداروں اور سپیشل ایجوکیشن کے اداروں و دیگر تمام غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا اہتمام کیا جائے"۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی،

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! یہ بہت اچھی قرارداد ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ قرآن پاک جو ہماری آخری کتاب ہے اُس کے بعد کوئی مقدس کتاب نہیں اُتری اس کو ترجمے کے ساتھ پڑھایا جانا چاہئے۔ محترمہ نے بہت اچھا کام کیا ہے لیکن میری صرف اتنی گزارش ہے کہ Jesus and Mary School, ,Saint Anthony School,۔ لارنس گارڈن گھوڑا گلی سکول اور مختلف جو Christian Schools ہیں وہاں پر جو مسلم بچے پڑھتے ہیں اُن کو وہاں پر بھی قران شریف ترجمہ کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے یہ آپ ایجوکیشن منسٹر سے پوچھ لیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ Article 25 says and I think Hon'ble Law Minister will support me that says every person is equal in the eyes of law without any discrimination of race, religion or something else. Then Article 19 of Constitution of Pakistan says that no one can be... اُس کو مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ جس مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو۔ میں صرف ایک تجویز دینے لگا ہوں کہ اگر ہو سکے تو اخلاقیات کی بجائے جتنے الہامی مذاہب ہیں جس طرح آپ لوگ قرآن مجید کا احترام کرتے ہیں اُسی طرح قرآن مجید ہمارے لئے بھی قابل احترام ہے لیکن جس طرح بائبل مقدس ہے جو قرآن پاک سے پہلے نازل ہوئی اور قرآن پاک میں بھی اُس کا ذکر ہے اور آپ ہی کہتے ہیں کہ ہمارا ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جس وقت تک ہم الہامی کتابوں پر ایمان نہیں لاتے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ کیا صرف

ہمیں اخلاقیات کی ضرورت ہے؟ سب کو اخلاقیات کی ضرورت ہے سب کو اخلاقیات پڑھائیں۔ یہ قرآن مجید پڑھایا جائے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن جو باقی christian students پڑھتے ہیں، سکھ طلباء پڑھتے ہیں یا دوسرے جو الہامی کتابوں والے طلباء ہیں اُن کو اُن کا جو respective religion ہے اُس کا کورس پڑھایا جائے تا کہ وہ بھی اپنی الہامی کتاب پڑھ سکیں۔ میں اس قرار داد کی حمایت کرتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسلمان بچوں کو پڑھانے کے لئے کہا گیا ہے دوسری ایسی کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اُن کی بات میں logic ہے we should listen to Minister for Education or somebody. راجہ صاحب! اس حوالے سے آپ کیا فرمائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اس قرار داد کو pending فرمالیں وزیر سکولز ایجوکیشن تشریف فرما نہیں ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب اعجاز مسیح!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے جو ethics جاری کی ہیں اُس کتاب میں 40 فیصد بائبل شامل کر دی ہے، اُس میں گرنتھ بھی شامل کر دی گئی ہے اور اُس میں گیتا بھی شامل کر دی گئی ہے۔ یہ جو 2021 کا curriculum آرہا اُس میں یہ ساری چیزیں شامل ہوں گی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین !یہ دوسری جماعت کی کتاب میرے پاس ہے اس کا چیپٹر 2 ہے اس کا صفحہ نمبر 157 ہے شاید منسٹر صاحب نے یہ نہیں پڑھی اس میں لکھا گیا ہے کہ " آپ کدھر سے آئے ہیں انہوں نے کہا میں جوزف کے گھر سے آیا ہوں اور حلوہ لے کر آیا ہوں اُس نے کہا آپ کو پتہ نہیں ہم ان کے ہاتھوں سے حلوہ نہیں کھاتے یہ جوزف وغیرہ سے" آپ please اگر کچھ کر رہے ہیں تو آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہے میں نے آپ سے آج تک کبھی کوئی سوال نہیں کیا لیکن پھر یہ باتیں بھی تو ختم کروائیں ۔ آپ کیوں اس discrimination کو رکھتے ہیں جو پورے world میں جگ ہنسائی کی باعث بنتی ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین : جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد کا جو متن ہے وہ یہ ہے کہ سکولوں، ٹیکنیکل کالجز، سپیشل ایجوکیشن اداروں، تمام تعلیمی اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھانے کا اہتمام کیا جائے۔ میں اس ضمن میں آپ کو اور ہاؤس کو apprise کرنا چاہ رہا ہوں کہ ٹیوٹا پنجاب کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں پہلے سے مروجہ تین سالہ D.A.E پروگرام میں اسلامیات لازمی کے مضامین کے تینوں سالوں میں قرآن مجید مع ترجمہ تعلیم دی جا رہی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔
سال اول 15 منتخب آیات مع ترجمہ، سال دوم سورۃ مومنون مع ترجمہ و تشریح، سال سوم سورۃ فاتحہ، آیتہ الکرسی، سورۃ بقرہ، سوۃ اخلاص مع ترجمہ و تشریح۔ مزید بر آں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے بارے میں کورسز کی تشکیل اور پالیسی مرتب کرنا بطور اعلیٰ وفاقی تعلیمی ادارہ ٹیوٹا کا اختیار ہے۔ اگر اس سوال میں اٹھائے گئے نکتے سے متعلق کوئی ہدایات مزید موصول ہوں گی تو ان پر فوری عمل دارآمد یقینی بنانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ یہ جو قرارداد ہے اس کے مطابق ٹیکنیکل ایجوکیشن میں یہ سسٹم چل رہا ہے اور مجھے امید ہے کہ باقی جو ہمارا نصاب ہے اس میں بھی اسی طرح سے ہی ہو گا۔ شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین !پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: میں نے پہلے بھی کہا تھا میں آپ سے 10 گنا زیادہ اس قرارداد کے حق میں ہوں۔ قرآن مجید ہماری آخری کتاب ہے اس کو پڑھایا جائے۔ مسئلہ صرف یہ ہے if we are equal citizen according to Article 25 of Constitution of Pakistan. منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، یہ بتا دیں کہ جو بچے اس مقدس کتاب قرآن پاک حفظ کرتے ہیں ان کو 20 نمبر extra ملتے ہیں حتیٰ کہ LLB، گریجویشن سے لے کر ماسٹرز تک ملتے ہیں اور جب وہ کہیں پر جاب لینے کے لئے انٹرویو دینے جاتے ہیں تو ان کو مزید 5 نمبر یعنی 25 نمبر تک ملتے ہیں جو کہ This is contrary of article 25of the constitution of Pakistan میری بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قائداعظم کے اس پاکستان کو جو کہ پرانا پاکستان ہے اس کو ہم تمام ممبران اس طرح سے کریں کہ جو ہمارے بچے ہیں اگر وہ بھی بائبل یا کسی بھی مقدس کتاب کا امتحان پاس کرتے ہیں تو ان کو بھی اسی طرح سے 20 نمبر دیئے جائیں۔ اس کتاب کا بھی مجھے کوئی اعتراض ہے اور نہ ہی میں کر سکتا ہوں کیونکہ یہ تو میرے لئے گناہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ سندھو صاحب! میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے There is logic behind it لہٰذا الاء منسٹر کے کہنے پر اس قرارداد کو pending کر دیا گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! آپ pending کر دیں لیکن اگر سندھو صاحب کے ذہن میں جو بھی باتیں ہیں وہ بھی اس حوالے resolution لے آئیں یہ کیوں نہیں لاتے؟ میں جس مقصد کے لئے resolution لے کر آئی ہوں اس میں minorities کے لئے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ statement دے دیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جی، بالکل میں satisfied ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ This resolution is taken as withdrawn اب پانچویں قرارداد محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! اس حوالے سے جتنی بھی debate ہوئی ہے اور سندھو صاحب نے بھی اچھے point raise کئے ہیں جو کہ valid ہیں لیکن مجھے لگتا ہے کہ ان points کا اس قرارداد سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے لہذا میری سندھو صاحب اور منسٹر صاحب سے بھی یہ گزارش ہو گی وہ جو points انہوں نے raise کئے ہیں اس حوالے سے منگل والے دن کوئی الگ سے قرارداد لے کر آئیں اس کی اگر wording ٹھیک ہوئی تو پورا ہاؤس اس پر اپنی رائے دے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ اگر آپ یہ قرارداد پڑھیں تو اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ تعلیمی اداروں میں قرآن پاک کی بامعنی ترجمے کے ساتھ تعلیم دی جائے۔ یہ قرارداد مسلمانوں کے متعلق تھی جس پر میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی شخص کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔ منسٹر صاحب نے ابھی اس حوالے سے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے کہ ٹیوٹا ٹیکنیکل اداروں میں already یہ practice چل رہی ہے جہاں پر یہ practice نہیں چل رہی تو میں گورنمنٹ کی طرف سے محترمہ کو یہ assurance دیتا ہوں کہ انشاءاللہ وہاں پر بھی کوشش کی جائے گی تو اس حوالے سے کوئی مسلمان بھی انکار نہیں کر سکتا لیکن جہاں تک minorities کا تعلق ہے اس کے لئے میں معزز ممبر سے request کروں گا کہ منسٹر صاحب کے ساتھ اور ہمارے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو discuss کر لیں تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ مہوش سلطانہ!

ضلع چکوال کو سیاحتی مقام قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع چکوال کو Tourist destination declare کیا جائے اور اس میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ یہاں کے تاریخی اور سیاحتی مقامات کٹاس راج، گدھالہ باغات، ملوٹ فورٹ، جیل ابدال، نندنا فورٹ، کلر کہار جھیل، تھنڈوعہ لیک اور دیگر جھیلوں کو develop کیا جائے تاکہ سیاحت کو فروغ دیا جاسکے اور revenue generate ہو اور مقامی لوگوں کو روزگار بھی مل سکے"۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع چکوال کو Tourist destination declare کیا جائے اور اس میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ یہاں کے تاریخی اور سیاحتی مقامات کٹاس راج، گدھالہ باغات، ملوٹ فورٹ، جیل ابدال، نندنا فورٹ، کلر کہار جھیل، تھنڈوعہ لیک اور دیگر جھیلوں کو develop کیا جائے تاکہ سیاحت کو فروغ دیا جاسکے اور revenue generate ہو اور مقامی لوگوں کو روزگار بھی مل سکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع چکوال کو Tourist destination declare کیا جائے اور اس میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ یہاں کے تاریخی اور سیاحتی مقامات کٹاس راج، گدھالہ باغات، ملوٹ فورٹ، جیل ابدال، نندنا فورٹ، کلر کہار جھیل، تھنڈوعہ لیک اور دیگر جھیلوں کو develop کیا جائے تاکہ سیاحت کو

فروغ دیا جاسکے اور revenue generate ہو اور مقامی لوگوں کو
روزگار بھی مل سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا، جناب واثق قیوم عباسی، جناب محمد لطاسب ستی اور راجہ صغیر احمد ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234
کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے ممبر
صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے
کی اجازت دی جائے"۔

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234
کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے ممبر
صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے
کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234
کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے ممبر
صوبائی اسمبلی پنجاب کی وفات پر ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے
کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سابق ممبر اسمبلی محترمہ منیرہ یامین ستی (مرحومہ) کی پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ راولپنڈی کو اُن کے نام سے منسوب کرنے کا مطالبہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ہاؤس سابق صوبائی وزیر کرنل ریٹائرڈ محمد یامین کی بیٹی اور سابقہ ایم پی اے صوبیہ ستی کی والدہ منیرہ یامین ستی ایم پی اے جو کہ حال ہی میں کرونا سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئی ہیں، اُن کے علاقائی اور پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ ضلع راولپنڈی کو اُن کے نام سے منسوب کرنے کی سفارش کرتا ہے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ہاؤس سابق صوبائی وزیر کرنل ریٹائرڈ محمد یامین کی بیٹی اور سابقہ ایم پی اے صوبیہ ستی کی والدہ منیرہ یامین ستی ایم پی اے جو کہ حال ہی میں کرونا سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئی ہیں، اُن کے علاقائی اور پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ ضلع راولپنڈی کو اُن کے نام سے منسوب کرنے کی سفارش کرتا ہے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ہاؤس سابق صوبائی وزیر کرنل ریٹائرڈ محمد یامین کی بیٹی اور سابقہ ایم پی اے صوبیہ ستی کی والدہ منیرہ یامین ستی ایم پی اے جو کہ حال ہی میں کرونا سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئی ہیں، اُن کے علاقائی اور

پارلیمانی خدمات کے اعتراف میں کہوٹہ تا آزاد پتن روڈ ضلع راولپنڈی کو اُن کے نام سے منسوب کرنے کی سفارش کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 29 جنوری 2021 صبح 9 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔